اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر
غلام نبی

ترسیل زر
بنام مینیجر روزنامہ
الفضل ہو

شرح چندہ
پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ماہانہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۴	۲۴ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ	یوم جمعہ	مطابق ۱۴ اگست ۱۹۳۶ء	نمبر ۳۹

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مقامِ ولائت کے حصُول کی علامات

"خدا کو اپنا حقیقی محبوب قرار دے کر اس کی پرستش کرنا۔ یہی ولایت ہے۔ جس سے آگے کوئی درجہ نہیں۔ مگر یہ درجہ بغیر اس کی مدد کے حاصل نہیں ہوسکتا۔ اس کے حاصل ہونے کی یہ نشانی ہے۔ کہ خدا کی عظمت دل میں بیٹھ جائے۔ خدا کی محبت دل میں بیٹھ جائے۔ اور دِل اسی پر توکل کرے اور اسی کو پسند کرے۔ اور ہر ایک چیز پر اُسی کو اختیار کرے۔ اور اپنی زندگی کا مقصد اُسی کی یاد کو سمجھے۔ اور اگر ابراہیمؑ کی طرح اپنے ہاتھ سے اپنی عزیز اولاد کے ذبح کرنے کا حکم ہو۔ یا اپنے تئیں آگ میں ڈالنے کے لئے اشارہ ہو۔ تو ایسے سخت احکام کو بھی محبت کے جوش سے بجا لائے۔ اور رضا جوئی اپنے آقائے کریم میں اُس حد تک کوشش کرے۔ کہ اس کی اطاعت میں کوئی کسر باقی نہ رہے۔ یہ بہت تنگ دروازہ ہے۔ اور یہ شربت بہت ہی تلخ شربت ہے۔ تھوڑے لوگ ہیں۔ جو اس دروازہ میں سے داخل ہوتے۔ اور اس شربت کو پیتے ہیں۔ زنا سے بچنا کوئی بڑی بات نہیں۔ اور کسی کو ناحق قتل نہ کرنا بڑا کام نہیں۔ اور جھوٹی گواہی نہ دینا کوئی بڑا ہنر نہیں۔ مگر ہر ایک چیز پر خدا کو اختیار کر لینا۔ اور اس کے لئے سچی محبت اور سچے جوش سے دُنیا کی تمام تلخیوں کو اختیار کرنا۔ بلکہ اپنے ہاتھ سے تلخیاں پیدا کر لینا یہ وُہ مرتبہ ہے۔ کہ بجز صدیقوں کے کسی کو حاصل نہیں ہوسکتا۔ یہی وُہ عبادت ہے۔ جس کے ادا کرنے کے لئے انسان مامور ہے"۔ (حقیقۃ الوحی)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ اگست۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سول سرجن کی طبیعت علیل ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ ۱۳ اگست صبح کی ٹرین سے ضلع سیالکوٹ کی بعض جماعتوں کی تبلیغی جدوجہد کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی سید احمد علی صاحب کھاریاں ضلع گجرات اور مولوی غلام احمد صاحب خانیوال ضلع ملتان بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے۔

کشمیر کی احمدی جماعتوں کو اطلاع

انجمن احمدیہ ہاری پاریگام (کشمیر) کا سالانہ جلسہ انشاء اللہ ۲۲ و ۲۳ ر اگست بروز ہفتہ و اتوار ہوگا۔ کشمیر کی احمدی جماعتوں کے احباب اس میں شامل ہوں۔ اور جلسہ کی رونق کو بڑھائیں اور تقاریر سن کر اپنے ایمانوں کو تازہ کریں۔
(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

مقدمہ قبرستان میں گواہان استغاثہ کے بیانات

بٹالہ ۱۲ ر اگست ۳۶ء۔ آج پھر اس مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ جو ۱۶ ر جون ۳۶ء کو قبرستان میں احرار کی فتنہ انگیزی کے سلسلہ میں پولیس نے ۱۹ ر احمدیوں پر دائر کر رکھا ہے۔

ملزمین کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ جناب مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر۔ جناب شیخ ارشد علی صاحب پلیڈر۔ جناب دیوان رتن سنگھ صاحب پلیڈر اور جناب مولوی فضل دین صاحب پلیڈر موجود تھے۔ کارروائی ۱/۲ ۱۱ بجے شروع ہوئی۔ اور دو گواہان استغاثہ دین محمد اور حسن محمد کی گواہیاں ہوئیں۔ مزید سماعت کے لئے ۲۴ ر اگست تاریخ مقرر ہوئی۔

قادیان اور مضافات سے بہت سے دوست کارروائی سننے کے لئے آئے ہوئے تھے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

ڈلہوزی ۱۲ ر اگست۔ آج بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوموار کی شام کو بخیریت ڈلہوزی پہنچ گئے۔ شدید بارش کے باعث رستہ میں چار گھنٹہ دیر ہو گئی۔ حضور کے کپڑے بھیگ گئے۔ جس کے باعث سردی لگ گئی۔ اور کل صبح حضور کی طبیعت کچھ ناساز رہی شام کو حضور کو حرارت ہو گئی۔ آج صبح حضور جسم میں درد محسوس کر رہے ہیں۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا اور دیگر افراد خاندان خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔

فیض الحسن آلومہاری کی اشتعال انگیزی

کے خلاف

جماعت احمدیہ ڈسکہ کا احتجاجی جلسہ

ڈسکہ ۷ ر اگست (بذریعہ ڈاک) آج بعد نماز جمعہ زیر صدارت جناب چوہدری شکر اللہ خان صاحب رئیس اعظم ڈسکہ جماعت احمدیہ ڈسکہ کا ایک غیر معمولی جلسہ ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق آرا منظور ہوئے:۔

۱۔ جماعت احمدیہ ڈسکہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حکومت کو فیض الحسن آلومہاری کی اس باغیانہ اور منافرت انگیز تقریر کی جانب متوجہ کرتا ہے۔ جو اس نے ۶ ر اگست کی شام کو ضمانت پر رہا ہونے کے بعد ڈسکہ میں کی۔ اور جس کے دوران میں اس نے نہایت دیدہ دلیری سے اعلان عام کیا۔ کہ "مسلمانو! مرزائیوں کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر دو۔ اور چونکہ حکومت بھی ان کی پشت پر ہے۔ لہٰذا پہلے حکومت کا کھونٹا اکھاڑ دو۔ اسد اللہ خان میرزائی ہے۔ اسے ووٹ مت دو۔ بلکہ ووٹ ہمارے نمائندے کو دو۔"

محولہ بالا امن سوز تقریر سے اپنی جان و مال کو شدید خطرہ میں پا کر جماعت احمدیہ ڈسکہ کا یہ غیر معمولی اجلاس ایسی باغیانہ۔ اور منافرت انگیز حرکت کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہوئے حکام کو بروقت مطلع کرتا ہے۔ ورنہ دوسرے حالات میں ہمارے جانی و مالی نقصان کی تمامتر ذمہ واری ان پر عائد ہوگی ۞

(۲) جماعت احمدیہ ڈسکہ کا یہ غیر معمولی اجلاس ڈسکہ کے احراری غنڈوں کی اس اشتعال انگیز حرکت کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ کہ وہ بالعموم ہر شب کو کلہاڑیوں لاٹھیوں۔ اور تلواروں سے مسلح ہو کر ڈسکہ کے گلی کوچوں اور بازاروں سے اشتعال انگیز نعرے لگاتے! اور ہمارے امام مقدس کی شان میں فحش اشعار پڑھتے ہوئے گزرتے ہیں۔ نیز یہ اجلاس ایسی صریح دلآزاری اور اشتعال انگیزی پر حکومت سے التماس کرتا ہے کہ مظلوم احمدیوں کی عزت و آبرو کی حفاظت کے متعلق اپنا فرض ادا کرے (۳) قرار پایا۔ کہ مذکورہ بالا ریزولیوشنز کی نقول ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر سیالکوٹ۔ گورنر پنجاب۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس سیالکوٹ اور روزنامہ [illegible]

تازہ تبلیغی ٹریکٹ منگوالیں

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے ٹریکٹ ۱۸/۱۹ چھپ چکا ہے احباب کو چاہیئے کہ یہ ٹریکٹ جس کا عنوان "مسلمانوں کی نجات اور ترقی کا ایک ہی راستہ ہے" خود بھی اچھی طرح مطالعہ کریں اور اپنے حلقہ تبلیغ میں بکثرت تقسیم کریں۔ دفتر نشر و اشاعت کی طرف سے یہ ٹریکٹ جماعتوں کو بھیجا جا رہا ہے۔ جن جماعتوں کو بجٹ نشر و اشاعت ۱۲۰۰ روپیہ میں سے ان کے حصہ کی واجب الادا رقم کی اطلاع دی جا چکی ہے۔ اور انہوں نے ہنوز وہ رقم نہیں بھجوائی۔ ان سے درخواست ہے۔ کہ جلد از جلد مجوزہ رقم ارسال فرمائیں۔
ابو العطاء اللہ دتہ جالندھری مہتمم نشر و اشاعت صیغہ دعوۃ و تبلیغ قادیان

(بقیہ صفحہ ۳ - کالم ۴ سے)

چوہدری صاحب نے علماء کے متعلق مجمل الفاظ میں ہی اپنے رنج و افسوس کا اظہار نہ کیا۔ بلکہ یہاں تک لکھا۔ کہ:۔

"ایک مسخرہ نے سچ کہا ہے۔ کہ علماء کا کام ہی مسلمانوں کو کافر بنانا ہے۔ سو انہوں نے ملکانہ راجپوتوں میں اپنی کامیاب تبلیغ کر دی۔ حضرات فرنگی محل۔ حضرات دیو بند۔ حضرات دہلوی کی سہ سالہ اسلامی تبلیغ کا نتیجہ دیکھو۔ کہ ان ہی اضلاع کے گرد و نواح میں ارتداد کے شعلے بھڑک رہے ہیں۔ ہمارے علماء کے لئے اس میں عبرت ہے۔ ان کے لئے ندامت سے گردن جھکا لینے کا وقت ہے۔"

لیکن اس وقت جبکہ ہزاروں مسلمان کہلانے والے راجپوتوں کو مرتد کیا جا رہا تھا۔ کفر باز مولویوں کے اڈوں کا ذکر جن الفاظ میں چوہدری افضل حق نے کیا۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ ان کے لئے علماء کا طریق عمل نہایت رنجیدہ اور الم افزا تھا۔ اور انہوں نے اس کی مذمت کرنا ضروری سمجھا۔ لیکن زمانہ کا انقلاب دیکھئے۔ آج وہی چوہدری صاحب جو کفر باز علماء کو ندامت سے گردن جھکا لینے کا ارشاد فرماتے تھے احمدیوں کے خلاف سب سے بڑے کفر باز بنے ہوئے ہیں۔ بلکہ جماعت احمدیہ کو مٹا دینے کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ محض اس لیے کہ اپنی ذاتی اغراض کی تکمیل کا اسے ذریعہ سمجھتے ہیں۔ لیکن کیا ہم ان سے یہ دریافت کر سکتے ہیں۔ کہ اگر مسلمانوں میں افتراق و انشقاق پیدا کرنے والے احمدیوں کے خلاف کفر کے فتوے دینے والے اور ان سے بائیکاٹ کی تلقین کرنے والے علماء قابل مذمت تھے اور ان کے متعلق یہ کہنا درست تھا۔ کہ ان کے لئے ندامت سے گردن جھکا لینے کا وقت ہے تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ آج ان سے بڑھ کر مسلمانوں میں فتنہ و فساد پیدا کرنے والے۔ اور احمدیوں اور غیر احمدیوں میں ناقابل عبور خلیج حائل کرنے کی کوشش کرنے والے احرار لائق صد لعنت و ملامت نہ سمجھے جائیں ۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ

جماعت احمدیہ اور چودھری افضل حق صاحب

احمدیوں کے خلاف کفر کا فتویٰ دینے والے علماء کے متعلق اظہار ناراضگی

احرار نے اپنی خاص اغراض کے ماتحت اور خاص لوگوں کے سہارے جن میں حکومت کے بعض کارندے اور بعض دوسرے حاسد بھی شامل ہیں۔ جماعت احمدیہ کے خلاف جو طوفانِ بے تمیزی برپا کیا۔ جس قدر فتنہ و فساد پھیلایا۔ جس قدر بد زبانی اور بد تہذیبی سے کام لیا۔ اور جس قدر ایذا دہی۔ اور نقصان رسانی کی کوشش کی۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ عوام تو عوام حکومت کے بعض نمائندے بھی ناصح مشفق بن کر کہنے لگ گئے۔ کہ احمدیوں کو خاموشی اختیار کر لینی چاہیئے۔ کیونکہ ہر جگہ ان کی مخالفت کا طوفان اُٹھ کھڑا ہوا ہے۔ اور تمام کے تمام مسلمان ان کے دشمن بن گئے ہیں۔ اگرچہ ان کی یہ بات تو غلط تھی کیونکہ مسلمانوں کے شریف طبقہ نے اور اسی کی کثرت ہے۔ کبھی احرار کی فتنہ انگیزیوں اور شرارتوں میں حصہ نہیں لیا۔ اور وہ ہمیشہ ان کی حرکات کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتا رہا ہے۔ تاہم اس طبقہ کے خاموش رہنے یا احرار کی شورش کے انتہا تک پہونچ جانے کی وجہ سے بعض حکام بھی سمجھنے لگ گئے تھے کہ احرار کا سیلاب جماعت احمدیہ کو تنکے کی طرح بہا کر لے جائے گا۔ اور اب اس کے باقی رہنے کی صورت یہی ہے۔ کہ احمدی احرار کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیں۔ اور وہ جو بھی مطالبہ کریں اسے بلا چون و چرا منظور کر لیں۔

اگرچہ یہ قیاس قطعاً غلط تھا۔ اور اس خدا نے جس کی طرف سے مبعوث ہونے کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ کیا۔ "اٰنا" فانا دکھا دیا۔ کہ احمدیت کو بہا کر لے جانے والے خود کس طرح جمہور مسلمانوں کے سیلاب نفرت و حقارت میں بہ گئے۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف انہوں نے اور ان کے حامیوں نے ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

وہ لوگ جو اس فتنہ و شرارت کے بانی ہیں۔ ان میں چودھری افضل حق صاحب کو نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ جو زعم خود اپنے آپ کو احرار کا دماغ سمجھتے اور استاد کل خیال کرتے ہیں۔ ساتھ ہی رعونت اور تکبر کے بھی پتلے ہیں۔ چنانچہ معززین کی ایک مجلس میں انہوں نے ہی یہ بڑ ہانکی تھی۔ کہ احمدیوں کے ساتھ مصالحت ناممکن ہے اور اب وہ احمدیت کو مٹا کر چھوڑیں گے پھر ایک اور موقعہ پر انہوں نے ہی کہا تھا کہ "چھ ماہ کی میعاد ہے۔ اس کے اندر اندر احمدیت مٹ جائے گی"!

(الفضل ۱۴ ستمبر ۱۹۳۵ء)

اس ادعا کی وجہ یہ بیان کی۔ کہ جماعت احمدیہ نہ صرف مسلمان نہیں۔ بلکہ اسلام کی دشمن ہے اور اسے کوئی حق نہیں ہے۔ کہ اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرے یا مسلمان کہلائے مسلمان کہلانے کا حق صرف چودھری افضل حق اور ان کے ہمنواؤں کو ہی ہے کیونکہ حقیقی اور اصلی اسلام سے وہی حامل ہیں۔ اور سات کروڑ مسلمانانِ ہند کی مذہبی راہ نمائی کی اہمیت صرف انہی کو ودیعت کی گئی ہے۔

چودھری افضل حق نے مسندِ افتاء پر بیٹھ کر بقلم خود اور دوسرے احرار سے جماعت احمدیہ کے خلاف کذب و افترا کے جو طومار کھڑے کئے اور کرائے۔ ان کی کوئی حد نہیں رہی۔ لیکن ایک وقت تھا۔ جبکہ یہی چودھری افضل حق جہاں اپنی اور اپنے ہم عقیدہ مسلمانوں کی حالتِ زار پر خلم کھلا ماتم کرتے اور اسلام کو "لاش" قرار دے کر سینہ کوبی میں مصروف تھے۔ وہاں جماعت احمدیہ کی دینی خدمات کا کھلے الفاظ میں اعتراف کر کے تمام مسلمانوں کے لئے بطور نمونہ پیش کر چکے ہیں۔ چنانچہ یو۔پی کے علاقہ ملکانہ میں جب فتنہ ارتداد رونما ہوا۔ اور جماعت احمدیہ نے اس موقعہ پر مسلمان کہلانے والوں کو آریوں کے چنگل سے بچانے کے لئے نہایت مخلصانہ اور مجاہدانہ خدمات سرانجام دیں تو چودھری افضل حق صاحب بھی ان اسلامی خدمات سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اور جب انہوں نے انہی ایام میں "فتنہ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں" نام کتاب تصنیف فرمائی تو اس میں ایک طرف تو مسلمانوں کی بے دینی اسلام سے بے تعلقی۔ باہم تکفیر بازی اور لڑائی جھگڑوں کا رونا رویا۔ اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کو مسلمانوں کی تبلیغی جماعت قرار دے کر اس کی دینی خدمات کو سب سے بڑھ کر قرار دیا۔

چودھری افضل حق صاحب کی مذکورۃ بالا کتاب کے اقتباسات پیش کر کے اس وقت ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ اس وقت جبکہ مسلمان ایک بہت بڑی مصیبت میں مبتلا تھے۔ جبکہ روزانہ ہزاروں ملکانوں کو مرتد کیا جا رہا تھا۔ اور آریہ اس ارادہ اور اس تہیہ کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے۔ کہ تمام ملکانوں کو مرتد کر کے چھوڑیں گے۔ جماعت احمدیہ کی مدافعانہ کوششوں میں روڑا اٹکانے والے علماء کے خلاف انہوں نے کس قدر ناراضگی کا اظہار کیا۔ اور مسلمانوں کے باہمی جھگڑوں اور تفرقوں کو کس قدر تباہ کن بتایا۔ میدانِ ارتداد میں آریوں کی تگ و دو کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"۴ ماہ اس فتنہ خوابیدہ کو اُٹھے گزرتے ہیں۔ جہاں ہندوؤں کے ہزاروں آدمی کام کر رہے ہیں وہاں تمام جماعتوں (سوا احمدیوں) کے بمشکل دو صد آدمی اس کی روک تھام کے لئے پہنچے ہیں۔ جہاں ہندوؤں کی کثیر رقوم کا اعلان ہو چکا ہے۔ وہاں ہماری بڑی تبلیغی جماعت کے ناظم کا خط ہے۔ کہ کاش میرے پاس دو ہزار روپیہ ہوتا۔ ہندوؤں کے تمام فرقے جینی۔ سناتن دھرمی۔ آریہ سب متحد ہیں حالانکہ ان میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مسلمانوں کی تمام جماعتیں متفرق ہیں۔ آگرہ میں تبلیغ کنندگان کا ابھی کوئی انتظام موجود نہیں۔ بلکہ کفر کے فتووں سے ایک دوسرے کا استقبال کیا جاتا ہے۔ آج ہمارا تمام اسلامی اور ایمانی پول کھل چکا ہے" (ص ۳۴)

اصل حالات جاننے والے جانتے ہیں کہ اس وقت جبکہ فتنہ ارتداد کا زور تھا۔ اس علاقہ میں مسلمان کام کرنے والوں میں سے احمدیوں کے ہی خلاف علماء دیوبند وغیرہ نے کفر کا فتویٰ دیا تھا۔ اور اعلان کر دیا تھا۔ کہ کسی کا آریہ ہو جانا بہتر ہے اس سے کہ وہ احمدیوں کے ذریعہ ارتداد سے بچ جائے۔ چودھری افضل حق صاحب نے اسی تفرقہ اور فتویٰ بازی کی طرف مندرجہ بالا الفاظ میں اشارہ کیا اور اس کے ساتھ ہی لکھا۔ کہ "ہندوؤں کے تمام فرقے تو متحد ہیں۔ حالانکہ ان میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ لیکن مسلمانوں میں تفرقہ ہے"۔ گویا اس وقت چودھری صاحب کو یہ بات سخت ناگوار گزری۔ کہ ایسی حالت میں جبکہ ہندوؤں کے سب فرقے متحد ہو کر مسلمان راجپوتوں کو مرتد کر رہے ہیں۔ علماء دیوبند وغیرہ احمدیوں کے خلاف کفر کے فتوے شائع کریں۔ اور ان کے رستے میں اس لئے روڑے اٹکائیں۔ کہ وہ راجپوتوں کو مرتد ہونے سے نہ بچا سکیں۔

یہ غیرت اور حمیت چودھری صاحب نے اس لئے دکھائی۔ کہ وہ نہ صرف راجپوت ہونے کی وجہ سے ملکانہ راجپوتوں کے ساتھ قومی رشتہ رکھتے تھے۔ بلکہ اسلام کی ہمدردی اور خیر خواہی بھی ان سے اسی بات کا تقاضا کر رہی تھی۔ نیز وہ احمدیہ دار التبلیغ آگرہ میں بذاتِ خود تشریف لے جا کر دیکھ آئے تھے۔ کہ احمدی مبلغ کس سرگرمی۔ اور جاں فشانی کے ساتھ ارتداد کے سیلاب کا مقابلہ کر رہے تھے۔

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ ۲ کالم ۴ پر)

براہین احمدیہ کے قدرناشناس خریدار

حقائق و معارف سے لبریز تصنیف کے مقابلہ میں دراہم و دنانیر پر مٹنے والے معاند

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرنیوالے

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس قسم کے لوگ بھی موجود تھے۔ جو باوجود یہ جاننے اور دیکھنے کے کہ کفار مکہ اور صنادید قریش تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو "الامین" کے نام سے پکارتے اور آپ کی دیانت و صداقت اور راستبازی کا اعتراف کرتے ہیں۔ پھر بھی مالی معاملات میں آپ پر زبان طعن دراز کرکے اس کمینگی اور سفاہت کا مظاہرہ کرتے تھے۔ جس نے ان کے دلوں اور دماغوں کو ماؤف کر رکھا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالے اس امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ومنھم من یلمزک فی الصدقات فان اعطوا منھا رضوا وان لم یعطوا منھا اذا ھم یسخطون (التوبہ) یعنے بعض اس قسم کے کمینہ فطرت لوگ بھی موجود ہیں۔ جو اسے رسول تجھ پر صدقات کے معاملہ میں الزام لگاتے ہیں۔ اور یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ فلاں کو کیوں کچھ دے دیا۔ اور فلاں کو کیوں محروم رکھا۔ حالانکہ اس اعتراض کے پس پردہ ان کی اپنی نفسانی خواہشات کام کر رہی ہوتی ہیں۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ اگر انہیں صدقات میں سے کچھ دے دیا جائے۔ تو وہ خوش ہوکر اپنی زبان بند کرلیتے ہیں۔ لیکن اگر انہیں محروم رکھا جائے۔ تو ناراض ہوکر اس شور سے آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تقسیم صدقات میں عدل وانصاف مدنظر نہیں رکھتے۔

قریش کو مال غنیمت دینے پر طعن

قرآن کریم کی یہ شہادت اگرچہ اس امر کے ثبوت کے لئے کافی ہے۔ کہ مالی معاملات کے متعلق لوگوں کے طعن سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات بھی محفوظ نہیں رہی۔ لیکن تائید مزید کے لئے ایک حدیث کا بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ بخاری میں جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہلاتی ہے۔ روایت آتی ہے۔ کہ ایک دفعہ بعض لوگوں نے یہاں تک بے باکی اور گستاخی سے کام لیا۔ کہ کہدیا یغفر اللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی قریشا ویدعنا (باب الخمس) یعنے اللہ تعالے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس غلطی کو معاف کرے۔ کہ آپ نے قریش کو مال غنیمت دے دیا۔ مگر انصار کو چھوڑ دیا۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات ہر قسم کے اعتراض سے ارفع و اعلے تھی۔ مگر کور باطن انسانوں کو چونکہ اعتراض کرنے کے سوا اور کوئی بات نہیں سوجھتی۔ اس لئے وہ اپنے اعتراضات کا نشانہ اپنی بدبختی سے ان لوگوں کو بھی بنا لیتے ہیں۔ جو مجسم اخلاق ہوتے ہیں۔ جو روحانیت کے مجسمے ہوتے ہیں۔ اور جو آسمان تقوےٰ کے روشن ترین سورج ہوتے ہیں۔

دور حاضرہ کے عظیم الشان مصلح کے خلاف لب کشائی

موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنہیں اللہ تعالے نے اصلاح خلق کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ ان کی ذات بھی اس قدر فضائل و محاسن کا مجموعہ ہے کہ مولوی محمد حسین بٹالوی ایسا اشد ترین معاند بھی یہ کہے بغیر نہ رہ سکا کہ "مولف براہین احمدیہ مخالف و موافق کے تجربہ اور مشاہدہ کی رو سے (واللہ حسیبہ) شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیزگار و صداقت شعار ہیں۔" مگر جس طرح بدباطن معاندین نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر مالی معاملات کے متعلق اعتراض کیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی اعتراض کیا جاتا اور نہایت ڈھٹائی سے کہہ دیا جاتا ہے۔ کہ فلاں کام کے لئے مرزا صاحب نے لوگوں سے روپیہ لیا۔ مگر پھر نعوذ باللہ خود کھا گئے۔ اور جس مقصد کے لئے روپیہ لیا تھا۔ اسے پورا نہ کیا۔ اسی نوع کے اعتراضات میں سے ایک اعتراض وہ ہے جو سلسلہ احمدیہ کے ناکام و نامراد حریف اخبار زمیندار نے اپنے "مرزائی نمبر" مشتہرہ ۲ اگست میں دوہرایا ہے۔ اور جس کا خلاصہ اسی کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ "مرزا صاحب نے تین ہزار روپیہ سے زیادہ پیشگی قیمت الہامی کتاب براہین احمدیہ کی وصول کی اور خریداروں کو حسب وعدہ نہیں دی۔ اور نہ ان کا روپیہ لیا ہوا واپس کیا۔"

معاندین کی مسخ شدہ فطرت

یہ اعتراض معاندین کی دناءت طبع اور مسخ شدہ فطرت کا کس قدر مظہر ہے۔ اس کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب براہین احمدیہ کی تصنیف شروع فرمائی۔ تو اس وقت آپ کا ارادہ یہ تھا۔ کہ اس میں حقانیت اسلام کے متعلق تین سو دلائل جمع کئے جائیں۔ لیکن چونکہ کتاب کی اشاعت کے لئے سرمایہ کی بھی ضرورت تھی اس لئے آپکی طرف سے اعلان ہونے پر بعض لوگوں نے پیشگی رقوم بھجوا دیں۔ چنانچہ بعض نے آٹھ آنے اور بعض نے پانچ روپے بھیجے۔ اور ایسے لوگ تو بہت ہی کم تھے جنہوں نے دس روپے دیئے ہوں۔ اور جنہوں نے پچیس روپے دیئے ہوں۔ وہ صرف چند آدمی تھے۔ اس کے بعد براہین احمدیہ کی جو جلدیں شائع ہوئیں وہ انہیں بھیج دی جاتیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کا اعلان

جب براہین احمدیہ کی چوتھی جلد شائع ہوئی تو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ "ابتداء میں جب یہ کتاب تالیف کی گئی تھی۔ اس وقت اس کی کوئی اور صورت تھی۔ پھر بعد اس کے قدرت الٰہیہ کی ناگہانی تجلی نے اس احقر عباد کو موسےٰ کی طرح ایک عالم سے خبر دی۔ جس سے پہلے خبر نہ تھی۔ یعنے یہ عاجز بھی حضرت ابن عمران کی طرح اپنے خیالات کی شب تاریک میں سفر کر رہا تھا۔ کہ ایک دفعہ پردہ غیب سے انی انا ربک کی آواز آئی۔ اور ایسے اسرار ظاہر ہوئے کہ جن تک عقل اور خیال کی رسائی نہ تھی۔ سو اب اس کتاب کا متولی اور مہتمم ظاہرًا و باطنًا حضرت رب العالمین ہے۔ اور کچھ معلوم نہیں کہ کس اندازہ اور مقدار تک اس کو پہونچانے کا ارادہ ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ جس قدر اس نے جلد چہارم تک انوار حقیت اسلام کے ظاہر کئے ہیں۔ یہ بھی اتمام حجت کے لئے کافی ہیں۔"

(اعلان بعنوان ہم اور ہماری کتاب)

اسی طرح فرمایا۔

"ہم اپنے گذشتہ اشتہار میں لکھ چکے ہیں۔ اور اب بھی ظاہر کرتے ہیں۔ کہ اب یہ سلسلہ تالیف کتاب بوجہ الہامات الٰہیہ دوسرا رنگ پکڑ گیا ہے۔ اور اب ہماری طرف سے کوئی ایسی شرط نہیں۔ کہ کتاب تین سو جزو تک ضرور پہونچے۔ بلکہ جس طور سے خدا تعالے مناسب سمجھے گا۔ کم یا زیادہ بغیر لحاظ پہلی شرائط کے اس کو انجام دیگا کہ یہ سب کام اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اور اسی کے امر سے ہے۔"

(تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۶۲)

روپیہ واپس کرنے کا انتظام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس اعلان کے بعد بعض لوگوں کے متعلق محسوس ہوا کہ باوجودیکہ انہوں نے براہین احمدیہ کی چاروں جلدیں لے لی ہیں۔ پھر بھی وہ چاہتے ہیں۔ کہ جو روپیہ انہوں نے براہین احمدیہ کے لئے پیشگی دیا تھا۔ وہ براہین احمدیہ کی عدم تکمیل کی وجہ سے انہیں واپس کر دیا جائے۔

اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اشتہار بعنوان "براہین احمدیہ اور اس کے خریدار" شائع فرمایا جس میں لکھا:-

"ایسے لوگ جو آئندہ کسی وقت جلد یا دیر سے اپنے روپیہ کو یاد کرکے اس عاجز کی نسبت کچھ شکوہ کرنے کو تیار رہیں۔ یا اُن کے دل میں بھی بدظنی پیدا ہو سکتی ہے۔ وہ براہ مہربانی اپنے ارادہ سے مجھ کو بذریعہ خط مطلع فرمائیں۔ اور میں ان کا روپیہ واپس کرنے کے لئے یہ انتظام کرونگا۔ کہ ایسے شہر میں یا اس کے قریب اپنے دوستوں میں سے کسی کو مقرر کروں گا۔ کہ تا چاروں حصے کتاب کے لے کر روپیہ اُن کے حوالے کرے۔ اور میں ایسے صاحبوں کی بدزبانی اور بدگوئی اور دشنام دہی کو بھی محض للہ بخشتا ہوں۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ کوئی میرے لئے قیامت میں پکڑا جائے۔ اور اگر ایسی صورت ہو۔ کہ خریدار کتاب فوت ہو گیا ہو۔ اور وارثوں کو کتاب بھی نہ ملتی ہو۔ تو چاہیئے۔ کہ وارث چار معتبر مسلمانوں کی تصدیق خط میں لکھوا کر کہ اصلی وارث وہی ہے۔ وہ خط میری طرف بھیجدے۔ تو بعد اطمینان وہ روپیہ بھی بھیجدیا جائیگا۔"
(تبلیغ رسالت جلد ۳ صفحہ ۳۵)

مخالفین کو انتباہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اعلان پر جن لوگوں کو تانبے اور چاندی کی چند ٹکلیاں براہین احمدیہ کے حقائق و معارف کے مقابلہ میں زیادہ عزیز تھیں۔ انہوں نے کتاب بھیجکر روپیہ واپس منگوا لیا۔ مگر چونکہ معاندین پھر بھی یہ الزام لگانے سے باز نہ آئے۔ کہ مرزا صاحب نے نعوذ باللہ لوگوں کا روپیہ کھا لیا ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر ایک اشتہار دیا۔ جس میں لکھا:۔

"کیوں مجھ پر یہ الزام لگاتے ہو کہ براہین احمدیہ کا روپیہ کھا گیا ہے۔ اگر میرے پر تمہارا کچھ حق ہے۔ جس کا ایمانًا تم مواخذہ کر سکتے ہو۔ یا اب تک میں نے تمہارا کوئی قرضہ ادا نہیں کیا یا تم نے اپنا حق مانگا۔ اور میری طرف سے انکار ہوا۔ تو ثبوت پیش کرکے وہ مطالبہ مجھ سے کرو۔ مثلاً اگر میں نے براہین کی قیمت کا روپیہ تم سے وصول کیا ہے۔ تو تمہیں خدا تعالےٰ کی قسم ہے جس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے۔ کہ براہین احمدیہ کے وہ چاروں حصے میرے حوالہ کرو اور اپنا روپیہ لے لو۔ دیکھو! میں یہ کھول کر اشتہار دیتا ہوں۔ کہ اب اس کے بعد اگر تم براہین احمدیہ کی قیمت کا مطالبہ کرو۔ اور چاروں حصے بطور ویلیو پے ایبل میرے کسی دوست کو دکھا کر میری طرف بھیج دو۔ اور میں ان کی قیمت بعد لینے ہر چہار حصوں کے ادا نہ کروں۔ تو میرے پر خدا کی لعنت ہو۔ اور اگر تم اعتراض سے باز نہ آؤ۔ اور نہ کتاب کو واپس کرکے اپنی قیمت لو تو پھر تم پر خدا کی لعنت ہو" (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۲۲ و ۲۳)

اسی طرح فرمایا:۔

"میں پہلے اس سے براہین کی قیمت کے بارہ میں تین اشتہار شائع کر چکا ہوں۔ جن کا یہی مضمون تھا۔ کہ میں قیمت واپس دینے کو تیار ہوں۔ چاہیئے کہ میری کتاب کے چاروں حصے واپس کریں۔ اور جن دراہم معدودہ کے لئے مر رہے ہیں۔ وہ مجھ سے وصول کریں" (اربعین نمبر ۴۔ صفحہ ۲۲)

اظہار حقیقت

پھر "ایام الصلح" میں اسی اعتراض کے جواب میں ارقام فرمایا:۔

"اگر یہ خیال ہے۔ کہ بطور پیشگی خریداروں سے روپیہ لیا گیا تھا۔ تو ایسا خیال کرنا بھی حمق اور ناواقفی کے باعث ہوگا۔ کیونکہ اکثر براہین احمدیہ کا حصہ مفت تقسیم کیا گیا ہے۔ اور بعض سے پانچ روپیہ اور بعض سے آٹھ آنہ تک قیمت لی گئی ہے۔ اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ جن سے دس روپے لئے گئے ہوں۔ اور جن سے پچیس روپے لئے گئے۔ وہ صرف چند آدمی ہیں پھر باوجود اس قیمت کے جو ان حصص براہین احمدیہ کے مقابل پر جو منطبع ہو کر خریداروں کو دیئے گئے ہیں۔ کچھ بہت نہیں ہے۔ بلکہ عین موزوں ہے۔ اعتراض کرنا سراسر کمینگی اور سفاہت ہے۔ لیکن پھر بھی ہم نے بعض جاہلوں کے ناحق کے شور و غوغا کا خیال کرکے دو مرتبہ اشتہار دے دیا کہ جو شخص براہین احمدیہ کی قیمت واپس لینا چاہے۔ وہ ہماری کتابیں ہمارے حوالہ کرے۔ اور اپنی قیمت لے لے۔ چنانچہ وہ تمام لوگ جو اس قسم کی جہالت اپنے اندر رکھتے تھے۔ انہوں نے کتابیں بھیجدیں۔ اور قیمت واپس لے لی۔ اور بعض نے کتابوں کو بہت خراب کرکے بھیجا مگر پھر بھی ہم نے قیمت دے دی۔ اور کئی دفعہ ہم لکھ چکے ہیں۔ کہ ہم ایسے کمینہ طبعوں کی نازبرداری کرنا نہیں چاہتے۔ اور ہر ایک وقت قیمت واپس دینے پر تیار ہیں۔ چنانچہ خدا تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ ایسے دنی الطبع لوگوں سے خدا تعالےٰ نے ہم کو فراغت بخشی مگر پھر بھی اب مجددًا ہم یہ چند سطور بطور اشتہار لکھتے ہیں۔ کہ اگر اب بھی کوئی ایسا خریدار چھپا ہوا ہے کہ جو غائبانہ براہین کے توقف کی شکایت رکھتا ہے۔ تو وہ فی الفور ہماری کتابیں بھیجدے ہم اس کی قیمت جو کچھ اس کی تحریر سے ثابت ہوگی۔ اس کی طرف روانہ کردیں گے۔ اور اگر کوئی باوجود ہمارے ان اشتہارات کے اب بھی اعتراض کرنے سے باز نہ آئے۔ تو اس کا حساب خدا تعالےٰ کے پاس ہے" (صفحہ ۱۷۱-۱۷۲)

معترضین کی کورچشمی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ اعلانات و اشتہارات اتنے واضح اتنے بین۔ اور اپنے مطالب کے لحاظ سے اس قدر کھلے ہیں۔ کہ انہیں پڑھنے کے بعد کوئی شریف انسان یہ بیہودہ فقرہ مُونہہ سے نکالنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ کہ حضرت مرزا صاحب براہین کا روپیہ نعوذ باللہ خورد بُرد کر گئے۔ جب کھول کھول کر اشتہار دیا جا چکا ہے۔ کہ اگر اب تک براہین احمدیہ کا کوئی ایسا خریدار چھپا ہوا موجود ہے جس نے پیشگی قیمت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی تھی۔ اور اسے شکوہ ہے۔ کہ کتاب اسے نامکمل ملی۔ تو وہ ثبوت دے کر یا اس کی وفات کی صورت میں اس کے وارث ثبوت دے کر روپیہ واپس لے لیں تو پھر بھی اعتراض کرتے جانا سوائے اس کے اور کس بات کا ثبوت ہے۔ کہ ایسے معترض دنی الطبع ہیں۔

اعتراض کرنے والے کون ہیں؟

پھر عجیب بات یہ ہے۔ کہ جن لوگوں نے پیشگی قیمتیں دی تھیں۔ اور انہیں اس بات پر اعتراض تھا۔ کہ کیوں براہین احمدیہ انہیں نامکمل صورت میں دی گئی۔ انہوں نے تو اپنا روپیہ واپس منگوا لیا۔ مگر جنہوں نے ایک پھوٹی کوڑی تک نہ دی تھی۔ وہ یہ شور مچاتے رہتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے لوگوں کو روپیہ واپس نہیں کیا۔ اگر ایسے معترض دیانت داری اپنے اندر رکھتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محولہ بالا شرائط کے مطابق کسی شخص کے متعلق ثابت کردیں کہ اسے روپیہ نہیں دیا گیا۔ تو اس صورت میں اگر روپیہ واپس نہ دیا جائے۔ تو اعتراض ہو سکتا ہے۔ لیکن جب وہ کوئی ثبوت مہیا نہ کر سکیں۔ اور اپنے شور سے زمین و آسمان کے قلابے بھی ملاتے پھریں۔ تو یہ کہاں کی دیانت اور تقویٰ ہے؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا اعلان

پھر صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متواتر اعلانات پر ہی بس نہیں جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بھی اعلان فرما چکے ہیں۔ کہ:۔

"اگر کوئی شخص اب بھی ثابت کردے کہ اُس نے براہین کے لئے روپیہ بھیجا تھا اور وہ روپیہ واپس لینا چاہے۔ تو اسے روپیہ دے دیا جائے گا"

(الفضل ۱۳ نومبر ۱۹۳۵ء)

لیکن آج تک کوئی شخص ایسا نہیں اٹھا۔ جس نے ثبوت پیش کرکے روپیہ طلب کیا ہو۔ اندریں حالات مخالفین کی یہ غوغا آرائی کہ حضرت مرزا صاحب نے براہین کے لئے روپیہ لیا۔ مگر واپس نہ کیا۔ سوائے اس کے اور کچھ ظاہر نہیں کرتی۔ کہ احمدیت کے ناکام و نامراد حریف کفار مکہ کے مثیل اور اُن دشمنان صداقت کے ہمرنگ ہیں۔ جنہوں نے ہر قسم کے فسق و فجور میں مبتلا ہونے کے باوجود اس مطہر و منزکی انسان پر روپیہ کے بارہ میں اعتراض کیا تھا۔ جسے بارگاہ ایزدی کی طرف سے اولین و آخرین کی قیادت سپرد کی گئی ہے۔

قلیل رقم کے معاوضہ میں چار ضخیم مجلدات

پھر مخالفین احمدیت اگر ایک امر پر غور کرتے تب بھی اس قسم کا لایعنی اعتراض کرتے ہوئے کچھ نہ کچھ شرم وحیا محسوس کرتے۔ مگر افسوس کہ تعصب نے ان کی بصیرت کو اس قدر زائل کر دیا ہے کہ وہ اس موٹی بات کو بھی نہیں سمجھ سکتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض لوگوں سے پیشگی قیمت براہین احمدیہ کے متعلق وصول کر کے یہ ہرگز نہیں کیا کہ روپیہ رکھ لیا ہو اور نہیں کتاب نہ بھیجی ہو۔ بلکہ آپ نے لوگوں کی ارسال کردہ قلیل سے قلیل رقوم کو بھی قبول کرتے ہوئے چار جلدیں جو نہائت ضخیم تھیں۔ اور اعلےٰ کاغذ اور عمدہ کتابت سے مزین تھیں۔ اور باایں ہمہ ان میں حقائق ومعارف کا ایسا خزانہ تھا۔ کہ جس کی نظیر سلسلہ احمدیہ کے ایک اشد معاند مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے بیان کے مطابق بھی امت محمدیہ کے تیرہ سو سال میں نہیں مل سکتی بھیج دیں۔ کوئی انصاف پسند بتلائے کہ کیا آج سے پچاس ساٹھ سال پہلے کے کتابت وطباعت کے نہائت گراں اخراجات کو مدنظر رکھتے ہوئے براہین احمدیہ کی چار ضخیم جلدیں آٹھ آنہ یا پانچ دس روپیہ قیمت میں مل جانا اس بات کا ثبوت نہیں۔ کہ ادا کردہ روپیہ کی نسبت لوگوں کو بہت زیادہ قیمتی چیز مل گئی

حقائق ومعارف کا گنجینہ

پھر ان مجلدات میں جسقدر حقائق ومعارف ہیں۔ اور جس اعلےٰ پیرایہ میں قرآن مجید کی حقانیت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت واضح کی گئی ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے تو کسی ایسے شخص کے مونہہ سے جو اسلام سے ایک ذرہ بھر بھی محبت رکھتا ہو اس قسم کا فقرہ نہیں نکل سکتا۔ کہ روپیہ کے بدلہ میں لوگوں کو کوئی اعلےٰ چیز نہیں ملی۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس قسم کے معارف کی اگر ہزار روپیہ قیمت بھی رکھی جاتی تو کچھ زیادہ نہ تھی۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ایسے بدظن خریدار اگر چاہیں تو خود بھی سوچ سکتے ہیں۔ کہ کیا ان کے پانچ یا دس روپے نے ان کو پہلی کتاب سے محروم رکھا گیا کیا ان کو کتاب کی وہ ۳۶ جزو نہیں پہونچ چکیں جو بہت سے حقائق ومعارف سے پُر ہیں کیا یہ سچ نہیں کہ براہین احمدیہ کا حصہ جسقدر طبع ہو چکا۔ وہ بھی ایک ایسا جواہرات کا ذخیرہ ہے کہ جو شخص اللہ جلشانہ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہو۔ بلاشبہ اس کو اپنے پانچ یا دس روپیہ سے زیادہ قیمتی اور قابل قدر سمجھے گا۔ میں یقیناً یہ بات کہتا ہوں اور میرا دل اس یقین سے بھرا ہوا ہے۔ کہ جس طرح میں نے محض اللہ جلشانہ کی توفیق اور فضل اور تائید سے براہین کے حصص موجودہ کی نثر اور نظم کو جو دونوں حقائق اور معارف سے بھری ہوئی ہیں تالیف کیا ہے اگر حال کے بدظن خریدار ان ملاؤں کو جنہوں نے تکفیر کا شور مچا رکھا ہے۔ اس بات کے لئے فرمائش کریں۔ کہ وہ اسی قدر نظم ونثر جس میں زندگی کی روح ہو۔ اور حقائق ومعارف بھرے ہوئے ہوں۔ دس برس تک تیار کر کے ان کو دیں۔ اور اسی قدر کی پچاس پچاس روپیہ قیمت لیں۔ تو ہرگز ان کے لئے ممکن نہ ہوگا۔ اور مجھے اللہ جلشانہ کی قسم ہے کہ جو نور اور برکت اس کتاب کی نثر اور نظم میں مجھے معلوم ہوتی ہے اگر اس کا مؤلف کوئی اور ہوتا۔ اور میں اس کے اسی قدر کو ہزار روپیہ کی قیمت پر بھی خریدتا۔ تو بھی میں اپنی قیمت کو اس کے ان معارف کے مقابل پر جو دلوں کی تاریکی کو دور کرتے ہیں ناچیز اور حقیر سمجھتا"

(تبلیغ رسالت جلد ۳ صفحہ ۳۲)

براہین کا پھل لوگوں نے زیادہ کھایا

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"میں خوب جانتا ہوں کہ جن لوگوں نے اس عاجز کی نسبت اعتراض کئے ہیں۔ کہ ہمارا روپیہ لے کر کھا لیا۔ اور ہم کو کتاب کا بقیہ اب تک نہیں دیا۔ انہوں نے کبھی توجہ اور انصاف سے کتاب براہین احمدیہ کو پڑھا نہیں ہوگا۔ اگر وہ کتاب کو پڑھتے تو اقرار کرتے۔ کہ ہم نے براہین کا زیادہ اس سے پھل کھایا ہے۔ اور اس مال سے زیادہ مال لیا ہے۔ جو ہم نے اپنے ہاتھ سے دیا۔" (تبلیغ رسالت جلد ۳ صفحہ ۳۳)

مدعی سست گواہ چست

غرض براہین احمدیہ کا روپیہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض لوگوں سے پیشگی لیا۔ اس کے واپس نہ کرنے کی صورت میں بھی گو حقیقی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر آپ نے نہ چاہا۔ کہ دنی الطبع لوگوں کے لئے اتنا اعتراض کرنے کا بھی موقعہ رہنے دیں۔ اس لئے آپ نے انہیں روپیہ واپس کر دیا۔ اور اعلان کر دیا۔ کہ اگر اب بھی کوئی ایسا شخص چھپا ہوا موجود ہے۔ جس نے پیشگی قیمت براہین احمدیہ کے لئے بھیجی ہو۔ تو وہ کتاب واپس کر کے روپیہ منگوا لے۔ اور یہی اعلان اب تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ہے۔ مگر دنیا جانتی ہے۔ کہ اب تک کوئی شخص ان معترضین میں سے ایسا نہیں نکلا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش کردہ شرائط کے مطابق کہہ سکے۔ کہ میں نے پیشگی قیمت بھیجی تھی۔ مگر مجھے واپس نہیں دی گئی۔ اس صورت میں دشمنانِ احمدیت کی براہین احمدیہ کے لئے پیشگی قیمت بھیجنے والوں کی طرف سے بے جا وکالت یقیناً" اس ضرب المثل کی مصداق ہے کہ سے

مدعی سُست گواہ چُست

ایک اور اعتراض

پھر اخبار "زمیندار" نے اسی ضمن میں یہ لکھ کر کہ

"مرزا جی نے وعدہ کیا کہ براہین احمدیہ ایک سو جزو کی کتاب ہوگی۔ پھر اشتہار دیا کہ تین سو جزو کی کتاب ہوگی۔ اور اس میں تین سو دلائل ہوں گے۔ لیکن وعدہ کے خلاف صرف ۳۵ جزو کی کتاب چھاپ کر لوگوں کے پاس بھیج دی۔" براہین احمدیہ کی عدم تکمیل کا ذکر کیا ہے۔ حالانکہ اس اعتراض کا بھی بارہا جواب دیا جا چکا۔ اور بتایا جا چکا ہے کہ گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا ارادہ یہی تھا۔ کہ صداقت اسلام کے متعلق براہین احمدیہ میں تین سو دلائل ارقام فرمائیں۔ مگر چونکہ خدا تعالےٰ آپ سے اصلاح عالم کا کام لینا چاہتا تھا۔ جو ایک کتاب کی تصنیف سے ہزارہا گنا زیادہ اہم زیادہ شاندار اور زیادہ مفید نتائج پیدا کرنے والا بلکہ دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب رونما کرنے والا تھا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالےٰ کے منشاء سے آگاہ ہو کر اعلان کر دیا کہ

"اب یہ سلسلۂ تالیف کتاب بوجہ الہامات الٰہیہ دوسرا رنگ پکڑ گیا ہے۔ اور اب ہماری طرف سے کوئی ایسی شرط نہیں کہ کتاب تین سو جزو تک ضرور پہنچے بلکہ جس طور سے خدا تعالےٰ مناسب سمجھے گا کم یا زیادہ۔ بغیر لحاظ پہلی شرائط کے اس کو انجام دے گا۔ کہ یہ سب کام اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اور اسی کے امر سے ہے"۔

(تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۹۲)

حقانیت اسلام کی جلوہ گری

چنانچہ براہین احمدیہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس شان کے ساتھ دنیا کے سامنے جلوہ گر ہوئے یعنے نبوت ورسالت اور مسیحیت ومہدویت کا خلعت پہن کر۔ وہ بذات خود حقانیت اسلام کا ایک اتنا بڑا ثبوت ہے کہ اگر تین سو نہیں تین ہزار دلائل بھی براہین احمدیہ میں صداقت اسلام کے متعلق رقم کئے جاتے۔ تو ان سے اسلام کو اتنا فائدہ ہرگز نہ پہونچتا۔ جتنا اکیلے آپ کے وجود کے ذریعہ اسلام کو پہونچا۔ کیونکہ بہرحال آپ خواہ کس قدر دلائل اسلام کی صداقت اور قرآن مجید کی حقانیت کے متعلق دیتے وہ زیادہ سے زیادہ اپنے اندر ایک علمی رنگ رکھتے۔ مگر مسلمان جب قرآن مجید کے ہوتے ہوئے اسلام کو ادیانِ باطلہ پر غالب نہ کر سکتے تھے۔ تو تین سو دلائل سے کب ان کی حالت بدل سکتی تھی۔ اور کب ان کی مردہ عروق میں زندگی کا خون دوڑ سکتا تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے جب نبوت ورسالت کے مقام پر کھڑا کر کے دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔

اور آپ کی تائید میں زندہ معجزات و نشانات کا ایک بحر بیکراں جاری کر دیا جنہوں نے دنیا کی آنکھوں کو خیرہ اور شپرہ چشم مخالفین کو چکا چوند کر دیا۔ تو اس سے اسلام کو جو تقویت ہوئی وہ آج ایک دنیا تسلیم کر رہی ہے۔ پس قطع نظر ان عظیم الشان تحریرات کے جو براہین احمدیہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلٰوۃ والسلام کی طرف سے صداقت اسلام کے متعلق شائع ہوئیں۔ اور قطع نظر ان بیسیوں کتابوں سینکڑوں تقریروں اور اشتہاروں کے جو حقانیت اسلام کے متعلق آپ نے شائع فرمائے براہین احمدیہ کی تکمیل سے جس قدر اسلام کی حقانیت ظاہر ہو سکتی تھی۔ اس سے بہت زیادہ آپ کے وجود کے ذریعہ اسلام کی صداقت ظاہر ہوئی۔ اور خدا تعالےٰ کا وہ منشاء پورا ہوا۔ جو مسیح موعود کے متعلق ازل سے وہ کر چکا تھا۔ کہ اس کے ذریعہ اسلام کو ادیان باطلہ پر غلبہ حاصل ہوگا۔ پس براہین احمدیہ کی عدم تکمیل سے ہرگز کوئی نقصان نہیں ہوا۔ آپ کا مقصد محض اسلام کی حقانیت ظاہر کرنا تھا۔ اور وہ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ سے بہت زیادہ زبردست طریق سے آپ کے ذریعہ ثابت کر دی

براہین احمدیہ کی عدم تکمیل کے متعلق ایک رؤیا

پھر مخالفین تو یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کو نامکمل حالت میں چھوڑ دیا۔ حالانکہ براہین احمدیہ میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک رؤیا درج ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا منشاء یہی تھا۔ کہ براہین احمدیہ اپنی ظاہری صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ مکمل نہ ہو۔ وہ رؤیا حسب ذیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اس احقر نے ۱۸۶۴ء یا ۱۸۶۵ء میں یعنی اسی زمانہ کے قریب جب یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیل علم میں مشغول تھا۔ جناب خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ اور اس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی کہ جو خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھکر عربی زبان میں پوچھا۔ کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے۔ خاکسار نے عرض کیا۔ کہ اس کا نام میں نے قطبی رکھا ہے۔ جس نام کی تعبیر اب اس اشتہاری کتاب کے تالیف ہونے پر یہ کھلی۔ کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے۔ جس کے کامل استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا گیا ہے غرض آنحضرت نے وہ کتاب مجھ سے لے لی۔ اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبوی کے ہاتھ میں آئی۔ تو آنجناب کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوش رنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی۔ کہ جو امرود سے مشابہ تھا۔ مگر بقدر تربوز تھا۔ آنحضرت نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنے کے لئے قاش قاش کرنا چاہا۔ تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا۔ کہ آنجناب کا ہاتھ مبارک مرفق تک شہد سے بھر گیا۔ تب ایک مردہ کہ جو دروازہ سے باہر پڑا تھا۔ آنحضرت کے معجزہ سے زندہ ہو کر اس عاجز کے پیچھے آکھڑا ہوا۔ اور یہ عاجز آنحضرت کے سامنے کھڑا تھا۔ جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور آنحضرت بڑے جاہ و جلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے پھر خلاصہ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اس غرض سے دی۔ کہ تا میں اس شخص کو دوں۔ جو نئے سرے زندہ ہوا۔ اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں۔ اور وہ ایک قاش میں نے اس نئے زندہ کو دے دی۔ اور اس نے وہیں کھالی۔ پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ آنحضرت کی کرسی مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت ہی اونچی ہو گئی۔ اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوٹتی ہیں۔ ایسا ہی آنحضرت کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی۔ کہ جو دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی۔ تب اسی نور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھل گئی۔ والحمد للّٰہ علیٰ ذالک" (براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۴۸ تا صفحہ ۲۵۰ حاشیہ در حاشیہ ع۱)

یہ خواب درج کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ وہ خواب ہے۔ کہ تقریباً دو سو آدمی کو انہی دنوں میں سنائی گئی تھی جن میں سے پچاس یا کم و بیش ہندو بھی ہیں۔ کہ جو اکثر ان میں سے ابھی تک صحیح و سلامت ہیں۔ اور وہ تمام لوگ خوب جانتے ہیں۔ کہ اس زمانہ میں براہین احمدیہ کی تالیف کا ابھی نام و نشان نہ تھا۔ اور نہ یہ مرکوز خاطر تھا۔ کہ کوئی دینی کتاب بنا کر اس کے استحکام اور سچائی ظاہر کرنے کے لئے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا جائے۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ اب وہ باتیں جن پر خواب دلالت کرتی ہے کسی قدر پوری ہو گئیں۔ اور جس قطبیت کے اسم سے اس وقت کی خواب میں کتاب کو موسوم کیا گیا تھا۔ اسی قطبیت کو اب مخالفوں کے مقابلہ پر بوعدہ انعام کثیر پیش کر کے حجت اسلام ان پر پوری کی گئی ہے۔ اور جس قدر اجزا اس خواب کے ابھی تک ظہور میں نہیں آئے۔ ان کے ظہور کا منتظر رہنا چاہیئے کہ آسمانی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں۔"

اہل اسلام کے لئے صرف ایک ہی قاش

یہ وہ رؤیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء سے ہی خدا تعالیٰ کا یہ منشا تھا۔ کہ تکمیل براہین احمدیہ ظاہری صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں نہ ہو۔ کیونکہ اس خواب کے مطابق حقانیت اسلام پر زبردست دلائل کا مجموعہ وہ میوہ ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے طفیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملا۔ اس میوہ سے شہد تو بہت نکلا۔ مگر مسلمانوں کو قاش صرف ایک ہی ملی۔ کیونکہ وہ شخص جو مردہ تھا۔ اور پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزہ سے زندہ ہوا۔ اسلام ہے جیسا کہ اس خواب کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ "یہ دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی"۔ پس اس رؤیا کے مطابق براہین احمدیہ میں شہد کی نہایت کثرت ہے۔ یعنی حقائق و معارف کا ایک بے مثال ذخیرہ اس میں جمع ہے۔ لیکن تین سو دلائل میں سے قاش صرف ایک ہی اہل اسلام کو ملی۔ یعنی مسلمانوں نے براہین احمدیہ کے معارف و حقائق سے اغماض کرتے ہوئے صرف ایک ہی دلیل دیکھی جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۲ سے شروع ہوتی ہے۔ حالانکہ اس میں حقائق و معارف کا دریا موجیں مار رہا ہے۔ اس رؤیا کے بعد حکمت الٰہی سے کتاب ختم ہو گئی۔ اور سلسلہ صداقت اسلام دوسرے رنگ پر ملتوی ہو گیا۔ اور یہ جو کچھ ہوا۔ خدا تعالےٰ کی اس بتائی ہوئی خبر کے مطابق ہوا۔ کہ اسلام والوں کو صرف ایک ہی قاش ملے گی۔ باقی تمام قاشیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس رہنگی۔ اور آپ جس طرح چاہیں گے۔ انہیں تقسیم کرینگے۔ یعنی حقانیت اسلام کے باقی دلائل اور صورتوں اور دوسری تصانیف کے ذریعہ دنیا میں ظاہر ہوں گے۔

منشاء الٰہی کا ظہور

ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کا یہ منشاء پورا ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آپ کی مقدس جماعت کو بہت سا شہد ملا۔ مگر افسوس مسلمان اپنی بدقسمتی سے اسی ایک قاش کو چمٹے رہے۔ جو براہین احمدیہ کی پہلی دلیل کی صورت میں انہیں نظر آ رہی ہے حالانکہ معارف و حقائق کا دریا بہہ رہا ہے۔ اور فائدہ اٹھانے والے اس سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ کاش معترضین بیہودہ اعتراضات کرنے کی بجائے حقیقت حال پر غور کریں۔ اور سوچیں کہ جس شخص کے متعلق وہ یہ اعتراض کر رہے ہیں۔ کہ اس نے حقانیت اسلام براہین احمدیہ کے ذریعہ ظاہر نہ کی۔ اس نے دلائل و براہین کے ذریعہ اسلام کو اس حد تک دنیا پر غالب کر دیا ہے۔ کہ آج دشمنان اسلام بھی اس کا لوہا ماننے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ اور کوئی نہیں جو مقابلہ پر آنے کی جرأت کر سکے یہ زندہ ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے.... اس فرمودہ کی سچائی کا ہے کہ

صف دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال ٭ سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے ٭
آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند ٭ ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے ٭

بوڈاپسٹ (ہنگری) کے لارڈ میئر سے احمدی مجاہد کی ملاقات

اور نمائندہ پریس سے گفتگو

بوڈاپسٹ کے ایک روزنامہ Favorasi Hirlap نے

۲۴ر جون کی اشاعت میں "ٹاؤن ہال میں معزز مہمانوں کی آمد" کے عنوان سے چوہدری حاجی احمد خان صاحب ایاز بی اے ایل۔ ایل بی۔ احمدی مجاہد کی بوڈاپسٹ کے لارڈ میئر سر چارلس سینڈی سے ملاقات کا ذکر کیا ہے۔ جس کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

آج دو مہمانوں نے سر چارلس سینڈی لارڈ میئر سے دفتر میں ملاقات کی۔ ان میں سے ایک حاجی احمد خان ایاز ہیں جو تین ماہ سے بوڈاپسٹ میں آئے ہوئے ہیں اور متعدد لوگوں سے واقفیت پیدا کر چکے ہیں۔ انہوں نے ہنگری کے متعلق بعض مضامین انگریزی اور اردو اخبارات میں شائع کرائے ہیں۔ دوسرے مہمان مسٹر امیشور دیال صاحب ہیں جن کو ہنگری کے ورزشی ادارہ نے تربیت جسمانی کے رائل کالج کے طلباء کو ہاکی میں مشق کرانے کے لئے ہندوستان سے بلایا تھا۔ اور جو یہاں ایک سال سے مقیم ہیں (مسٹر ایاز اور امیشور دیال لاء کالج دہلی ہندوستان میں اکٹھے پڑھتے تھے۔ اور اب دو سال کے بعد بوڈاپسٹ میں ان کی ایک دوسرے سے ملاقات ہوئی ہے۔)

ہندوستان سے آنے والے ان مہمانوں کی ملاقات سے سر سینڈی کو حد درجہ خوشی اور مسرت ہوئی۔ دونو مہمان بھی لارڈ میئر کی میزبانی اور ان سے ملاقات کر کے مطمئن اور خوش تھے۔

باہر آنے پر ہمارے نمائندہ نے ان سے اس ملاقات کی غرض و غایت کے کئی سوالات کئے۔ جن کے مسٹر حاجی احمد خان ایاز نے نہایت خندہ پیشانی سے حسب ذیل جواب دئے۔

میں تین ماہ سے بوڈاپسٹ میں ہوں میں قادیان سے یہاں کے تجارتی معاشرتی مذہبی سیاسی اور تمدنی حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے آیا ہوں۔ مجھے خیال تک نہ تھا۔ کہ یورپ کی یہ بہادر اور جفاکش قوم میرے ساتھ اس قدر محبت سے پیش آئے گی۔ اہل ہنگری کا شرقی النسل ہونا اور میرا پرتپاک خیر مقدم کرنا ایسی باتیں ہیں۔ جن کی وجہ سے میں ہمیشہ ہنگری کے لوگوں کی حقیقی دوستی میں لذت محسوس کروں گا میں ان میں اپنے آپ کو ایسا ہی محسوس کرتا ہوں جیسا کوئی لڑکا اپنے پڑوس کے لڑکوں سے کھیلتا ہوا محسوس کرتا ہے اہل ہنگری سے اس رابطہ کو زیادہ مضبوط کرنے کے لئے میں ان کی زبان کا گہرا مطالعہ کر رہا ہوں۔ اور چند ہفتوں سے مجھے اس قدر مشق حاصل ہو گئی ہے کہ آج لارڈ میئر سے ہنگری زبان میں ہی تبادلہ سلام و آداب ہوا۔ میں نے ہنگری کے متعلق چند مضامین ذاتی معلومات کی بنا پر لکھے ہیں۔ اور اب چونکہ ملک کے عام حالات سے مجھے کافی واقفیت پیدا ہو چکی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہاں کے لوگوں سے انفرادی طور پر بھی تعلقات پیدا کروں۔ چنانچہ آج میں نے ہنگری کے سب سے بڑے شہر کے سر چارلس سینڈی لارڈ میئر بوڈاپسٹ سے ملاقات کی ہے۔ لارڈ میئر نے نہایت مہربانی اور فراخدلی سے میرا خیر مقدم کیا ہے میں نے ان سے کہا ہے۔ کہ ہنگری کے عام حالات کے متعلق مضامین لکھنے کے بعد اب میں بوڈاپسٹ کے متعلق مضامین ہندوستان اور انگلستان کے اخبارات "الفضل"، "مسلم ٹائمز" اور "ہندوستان ٹائمز" میں شائع کرانا چاہتا ہوں۔ یہ اخبارات اسلامی حلقوں میں کافی شہرت رکھتے ہیں۔ نیز میرا ارادہ ہے کہ ہنگری کے اکابر سے ملاقاتیں کر کے ان کے مکالمات سے بعض حصص ان اخبارات میں شائع کراؤں۔ اور ہنگری کی تمام مایہ ناز شخصیتوں پر ایک مضمون لکھوں۔ کیونکہ یہی لوگ بلا شبہ ہنگری اور اس کے دار الحکومت کی آئندہ عظمت کو اوج ترقی تک پہنچانے کے لئے صحیح رہنمائی کے اہل ہیں۔

دافع الوسواس فی اثر ابن عباس

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ سے قبل جن صلحاء امت اور علماء ملت نے مسئلہ ختم نبوت پر بحث کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے طرز استدلال کو پیش کیا ہے۔ ان اکابرین میں سے ایک رفیع المنزلت بزرگ حضرت مولانا محمد عبد الحی صاحب مرحوم لکھنوی بھی ہیں۔ آپ اپنے رسالہ دافع الوسواس فی اثر ابن عباس کے صفحہ ۱۶ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"بعد آنحضرت کے یا زمانہ میں آنحضرت کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں۔ بلکہ صاحب شرع جدید کا ہونا البتہ ممتنع ہے۔ چنانچہ ملا علی قاری رسالہ موضوعات میں زیر حدیث لو عاش ابراھیم لکان نبیاً۔ (اگر ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا) لکھتے ہیں۔ اے لو عاش لکان من اتباعہ کعیسٰی وخضر والیاس فلا ینافض قولہ خاتم النبیین اذا المعنی انہ لا یاتی بعدہ نبی ینسخ ملتہ" عربی عبارت کا ترجمہ یہ ہے کہ اگر آنحضرت صلعم کے صاحبزادہ ابراہیم زندہ رہتے اور نبی ہوتے تو حضور علیہ السلام کے متبعین میں سے ہوتے جیسا کہ مسیح موعود ہونگے اور خضر اور الیاس ہیں۔ پس یہ حدیث آیت خاتم النبیین کے مخالف نہیں ہے کیونکہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہوگا۔ جو آپ کے مذہب کو منسوخ کر دے۔

حضرت مولانا مرحوم کو اپنی خداداد فقاہت و ذہانت کی وجہ سے جو بلند مقام حاصل تھا۔ اور جس کی وجہ سے آپ ہندوستان سے باہر مصر و غیر ممالک اسلامیہ میں بھی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ آپ اپنے تبحر علمی کے باعث امام اہل السنت والجماعت کہلاتے تھے، اور آپ کو اجتہاد کا درجہ حاصل تھا۔ اتنے بڑے فقیہہ و مجتہد کا یہ رسالہ غیر احمدیوں پر اتمام حجت کرنے کے لئے نہایت مفید ہے اور احرار کے اس غلط الزام کا جواب دینے کے لئے کہ جماعت احمدیہ ختم نبوت کی منکر ہے۔ اس رسالہ کا اپنے پاس رکھنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ بجائے اپنی نوٹ بک یا احمدیہ پاکٹ بک سے حوالہ پڑھنے کے اگر اصل کتاب ہی کو پیش کر دیا جائے تو بہت زیادہ اثر ہوتا ہے

یہ رسالہ ایک مدت سے نایاب تھا۔ اب حضرت مولانا مرحوم کے نواسہ نے اسے دوبارہ طبع کرایا ہے۔ جس کے سب نسخے خرید لئے گئے ہیں۔ احباب کو اس کی بکثرت اشاعت کرنی چاہئیے۔ حافظ سلیم احمد صاحب اٹاوی قادیان کے پتہ پر پانچ آنہ فی نسخہ کے حساب سے ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔ چار یا چار سے زائد نسخوں کے خریدار چار آنے فی نسخہ کے حساب سے بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیج کر طلب فرمائیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

احباب جماعت کیلئے ضروری اطلاع

ایک احمدی نوجوان محمد ممتاز صاحب صحرائی الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے پنجاب میں کام کر رہے ہیں۔ اور اب ضلع سیالکوٹ کا دورہ کرنے والے ہیں جہاں جہاں وہ پہنچیں۔ احباب ازراہ کرم ان سے تعاون کریں۔ اور ان کے کام میں ان کے لئے جہاں تک ہو سکے سہولتیں بہم پہنچائیں۔

(مینیجر)

احرار کی شیعوں کے خلاف معرکہ آرائی

جماعت احرار نے شیعہ سنی مسائل میں جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ وہ تمام تر اس امر کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے کہ یہ جماعت از حد متعصب و تنگ نظر ہے۔ اور اس نے شیعوں سے خود برسرِ پیکار رہنا اور دوسروں کو بھی ان کے خلاف تیار کرنا اپنا مطمح نظر بنالیا ہے اس جماعت نے پنجاب میں متعدد مقامات پر شیعوں کے خلاف زہر افشانی و منافرت خیزی سے کام لیا ہے اور اب یوپی میں اس نے شیعہ سنی سوال کو ابھار کر یہاں کی پرامن فضا کو مکدر کرنے کی سعی جاری کی ہے۔ مدح صحابہ کا قضیہ لکھنؤ کا ایک ایسا مقامی مسئلہ ہے جس کے بارے میں حکومت نے ایک مستقل لائحہ عمل تجویز کر کے عرصے سے امن و سکون کی فضا قائم کر رکھی ہے۔ لیکن احراریوں نے اس گئی گذری بات کو بھی از سر نو طول دینا شروع کر دیا ہے۔ لکھنؤ میں بعض گمنام بے روزگار افراد "احراری فوج" میں بھرتی ہو کر "غازی" اور "مجاہد" بن گئے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنے قائدین پنجاب کی حمایت میں مدح صحابہ کے قضیہ کو ابھار کر شیعوں کو چھیڑا اور بعد میں اپنی کمک پر کانپور کے احراریوں کو بھی بلا لیا۔ لکھنؤ کے دیگر اہل تسنن نے ان احراریوں کی اس شرارت سے اظہار اختلاف کیا وہ مدح صحابہ کے بارے میں آئینی جدوجہد کرنا چاہتے ہیں اور کر رہے ہیں انہوں نے احراریوں کو بار بار منع کیا کہ قانون شکنی اور اشتعال انگیزی کر کے فضا خراب نہ کرو۔ لیکن ان فتنہ پسند افراد کی طرف سے مسلسل تگ و دو جاری ہے ہر جمعہ کو لکھنؤ میں چند احراری دل آزار و اشتعال انگیز نظمیں پڑھ کر شیعوں کو مشتعل و بیزار کرتے ہیں۔ اور حکومت کے احکام کی خلاف ورزی کر کے اسے اپنی گرفتاری پر مجبور کرتے ہیں۔ جج لکھنؤ کا وہ تازہ فیصلہ جو ان قانون شکنوں کے حق میں حال میں سنایا گیا ہے اور جسے آج کی اشاعت میں ہم درج کرتے ہیں ان افراد کی نیت کا پردہ چاک کرتا ہے۔ غرض شہر کی فضاء خراب ہوتی جا رہی ہے اور فرقہ دارانہ تلخی بڑھ رہی ہے احراریوں کے ہاتھوں لکھنؤ میں جو فتنۂ خوابیدہ بیدار کیا جا رہا ہے اس کا اثر اسی شہر تک محدود رہنا ناممکن ہے۔ یو۔پی اور پنجاب کے متعدد اخبارات میں یہ مسائل آ رہے ہیں۔ اور اس سے شیعہ سنی منافرت میں ہر مقام پر اضافہ ہوتے رہنا یقینی امر ہے۔

کیا ان حالات سے آل انڈیا مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے ارکان باخبر نہیں ہیں کیا مسٹر جناح، مولانا شوکت علی، چودہری خلیق الزمان، راجہ صاحب سلیم پور، راجہ صاحب محمود آباد پر فرض نہیں ہے کہ وہ جماعت احرار سے صاف صاف کہہ دیں کہ یا تو تم اپنی سرگرمیاں صرف مذہبی حلقہ تک محدود رکھو۔ اور خوب جی کھول کر شیعوں سے نبرد آزمائی کر لو یا اگر تم سیاسیات میں برابر کے شریک رہنا چاہتے ہو اور ہمارے پارلیمنٹری بورڈ میں شامل ہو کر شیعہ سنی دونوں فرقوں کے مشترکہ ووٹ سے اسمبلی میں جانا چاہتے ہو تو پھر فرقہ دارانہ منافرت خیزی اور دشمنی سے یک لخت باز آؤ تائب ہو جاؤ۔ ہم مندرجہ بالا حضرات کی توجہ اس اہم مسئلہ کی طرف خاص طور سے مبذول کراتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ یہ حضرات احرار کے اس افتراق انگیز رویہ کو بغور ملاحظہ فرما کر اس کے متعلق جلد کوئی کارروائی عمل میں لائیں گے مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے لئے صرف یہی دو صورتیں ہیں بورڈ یا تو احرار کو مجبور کرے کہ وہ شیعوں سے مذہبیات میں متصادم ہونا ترک کریں یا پھر بورڈ احراریوں کو اپنی سیاسی جماعت میں جگہ نہ دے اور انہیں ایک کٹر تنگ نظر مناظرہ باز کی حیثیت میں مذہب کے نام پر فساد انگیزی و آوارہ گردی کے لئے چھوڑ دے ہمیں معلوم ہے۔ لکھنؤ میونسپل بورڈ کے گذشتہ الیکشن میں لکھنؤ کے مقامی احراریوں نے یہاں کے کسی ایک امیدوار میونسپلٹی کی تائید اور دوسرے کی مخالفت کرنا چاہی تو جماعت احرار کے مرکزی ارکان کی طرف سے یہ "آرڈر" موصول ہوا کہ وہ اس مقامی مسئلہ میں دلچسپی نہ لیں اور غیر جانبدار رہیں مسئلہ شہید گنج سے احراریوں کو شدید نقصان پہنچ چکا ہے ایسے اقدامات سے مزید نقصان کا خطرہ ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ آج پوری جماعت شیعہ کے خلاف لکھنؤ کی احراری پارٹی برسر جنگ ہے اور احرار کے مرکزی ارکان اس کی روک تھام کرنے کے بدلے اس کی تائید و حمایت کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔

آل انڈیا مسلم لیگ آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کی نمائندگی کا دعویٰ کرتی ہے۔ جس میں جماعت شیعہ شامل ہے۔ اس لیگ کا ایک اہم مقصد اتحاد بین المسلمین ہے اور اس نے اپنی سیاسی جدوجہد میں شیعان ہند کی رفاقت سے بے نیاز ہونے کا اعلان نہیں کیا ہے۔ مولانا شوکت علی ہمعصر خلافت کی تازہ اشاعت میں اس امر پر زور دیتے ہیں کہ مسلم لیگ کے امیدواروں کے پیش نظر صرف مجالس قانون ساز کی ممبری ہی نہیں بلکہ اصل کام مسلمانوں کو متحد و منظم کر کے ایک کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پر مجتمع کرنا ہے۔" اس لئے ہمارا ارکان مسلم لیگ سے مطالبہ ہے کہ وہ احرار کے متعلق اپنی پوزیشن واضح کر دیں انہوں نے اپنے پارلیمنٹری بورڈ میں احراریوں کی شرکت منظور کر لی ہے۔ تو کیا اس سے ہم یہ سمجھ لیں کہ وہ احراریوں کی شیعہ دشمنی کی پالیسی کو قابل اعتراض نہیں سمجھتے، خدا نہ کرے مسلم لیگ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اگر انہوں نے احراریوں کو ان کی موجودہ روش سے باز نہیں رکھا یا احراریوں کے باز نہ آنے کی صورت میں احراریوں سے قطع تعلق نہ کیا تو ہندوستان کا کوئی شیعہ بحیثیت شیعہ کے مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ سے ذرہ برابر بھی دلچسپی نہ رکھے گا۔ بلکہ اسے احرار پارٹی کی کامیابی کا ایک خطرناک ذریعہ سمجھتے ہوئے الیکشن میں اس کی ناکامیابی کی انتہائی سعی کرے گا۔ ہم ارکان مسلم بورڈ کے جواب کے منتظر ہیں چودہری خلیق الزمان لکھنؤ کے چیئرمین ہیں۔ راجہ صاحب محمود آباد و راجہ صاحب سلیم پور لکھنؤ ہی میں رہتے ہیں اور شیعہ ہونے کی وجہ سے شیعوں کے جذبات سے کماحقہ آگاہ ہیں۔ اور مولانا شوکت علی شیعی احساسات سے بہت کچھ مانوس ہیں۔ ہمیں دیکھنا ہے کہ یہ حضرات اپنی ذمہ داری سے کیونکر عہدہ برآ ہوتے ہیں۔ ہم آخر میں ان حضرات سے ایک بار پھر کہہ دینا چاہتے ہیں کہ شیعہ معاملات کو یہیں ختم نہیں کر سکتے۔ اگر احرار کی شرارت پسندی یونہی قائم رہی اور اسے بالواسطہ مسلم لیگ کی حمایت حاصل ہوئی تو شیعہ بھی طول و عرض ہند میں جوابی پروگرام اختیار کرنے پر غور کریں گے۔

ایسی جماعت احرار سے جس کے ارکان شیعہ دشمن اور وہابی الخیال افراد ہیں کسی حنفی بزرگ کا مسلک بھی ہمارے نزدیک پسندیدہ نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ کوئی شیعہ اس جماعت کا ممبر ہو۔ مولانا مظہر علی صاحب اظہر ایم ایل سی پنجاب جماعت احرار کے نہ صرف ممبر ہیں بلکہ اس کی روح رواں کہے جا سکتے ہیں چونکہ آپ مذہباً شیعہ ہیں اس لئے ہمیں آپ سے خاص طور سے شکایت ہے کہ آپ ایسی جماعت میں شرکت کر کے اس کے قابل اعتراض مقاصد کی پرزور حمایت فرما رہے ہیں بہت ممکن ہے کہ موصوف اس جماعت کے خفیہ مقاصد سے پہلے واقف نہ رہے ہوں لیکن اب تو اس جماعت کی افتراقی کارروائیاں اچھی طرح منظر عام پر آ چکی ہیں۔ اس لئے اب مولانا مظہر علی صاحب اظہر کے لئے صرف دو ہی صورتیں ہیں ایک یہ کہ وہ اس جماعت کو شیعوں سے الجھنے اور شیعہ سنی مسائل کو طول دینے سے باز رکھیں، وہ احراریوں کو سمجھائیں کہ فرقہ شیعہ کو جماعت احمدیہ اور لکھنؤ کو قادیان تصور کرنا غلطی ہے قادیانیوں اور شیعوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے شیعہ اگر اس گروہ سے قطع تعلق کر لیں جن کی حمایت کے بھروسے احراری شرارتیں کر رہے ہیں تو ہندوستان میں مسلمانوں کی عظمت و وقار کا مستحکم قلعہ آن واحد میں زمین پر آ جائے شیعہ مسلمانان ہند کے ستون مستحکم ہیں۔ ان کی ذات سے علم و ادب سیاست و اخلاق کی دنیا میں مسلمانان ہند کا سر افتخار بلند ہے شیعوں کو چھیڑنا خودکشی کے سوا کچھ نہیں۔ اگر احراری ٹولی مولانا مظہر کی اس نصیحت کو نہ سنے تو پھر مولانا کے لئے دوسری صورت

کپاس کے متعلق تحقیقات اور مفید ہدایات

گذشتہ دس سال سے کپاس کی ریسرچ کا کام جاری رکھنے کے لئے انڈین سنٹرل کاٹن کمیٹی پنجاب گورنمنٹ کو مالی امداد دے رہی ہے۔ یہ کام مختصراً دو بڑے حصوں میں منقسم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) فوری اقتصادی اہمیت کا کام

(ب) مسلسل تحقیقی تجربات کا کام

کپاس کی ایسی نئی اقسام دریافت کرنا جو زیادہ پیداوار دیں۔ اور جن کا ریشہ بھی اعلےٰ ہو۔ عنوان اول کے تحت میں آتی ہیں۔ اور اس شعبہ میں بہت اعلےٰ نتائج حاصل ہوچکے ہیں۔ کیونکہ ہر دو دیسی اور امریکن کپاس کی کمیٹی نئی اقسام جو موجودہ اقسام سے بہترین معلوم ہوچکی ہیں۔ چنانچہ ان کا رقبہ زیر کاشت سال بہ سال بڑی سرعت سے بڑھ رہا ہے۔ نئی دیسی اقسام میں سب سے زیادہ مشہور ۱۵ اور ۳۹ مالی سونی ہیں۔ اور امریکن اقسام میں ۴۳ الف۔

لیکن اس امر کو جلد ہی محسوس کر لیا گیا تھا۔ کہ منڈی میں نفیس ریشے والی کپاس کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے مقابلہ میں چھوٹے اور موٹے ریشے والی دیسی کپاس کی مانگ کم ہوجائے گی۔ اور اس کی قیمت پر بھی بہت اثر پڑے گا۔ لہذا دیسی کپاس کے ریشہ کی لمبائی بڑھانے کی کوشش کی گئی۔ مگر یہ امر واضح تھا کہ محض بیج کا انتخاب چنداں کارآمد نہ ہوگا۔ بلکہ کامیابی کی یہی ایک واحد صورت تھی۔ کہ دو مختلف اوصاف کی قسموں کے کراس کے ذریعہ ایک مخلوط الصفات قسم پیدا کی جائے۔ اس لئے ۱۵ مالی سونی کا کراس چین کی اوسط درجہ کی ریشے والی کپاس ملین ڈالر کے ساتھ کیا گیا۔ اور غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت سے مخلوط النسل پودے کئی ایک مسلسل پشتوں تک نہائت باریک بینی سے ملاحظہ کئے گئے۔ تاکہ مطلوبہ اوصاف کا اجتماع موزوں طریق پر ایک پودے میں ہوجائے۔ آخرکار یہ کوشش بارآور ہوئی اور ایک قسم موسومہ بہ جوبلی کپاس نکالی گئی جو ظاہری صورت میں مالی سونی سے بہت مشابہ ہے۔ لیکن بلحاظ نفاست ریشے کے کہیں بہتر ہے۔ کپاس کے ریشہ کی فوقیت کا کتائی کے وقت ہی اچھی طرح اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ ایسی کپاس جس سے نفیس عمدہ دھاگا بنتا ہو۔ موٹا دھاگہ کاتنے والی کپاس سے بہتر شمار ہوتی ہے۔

ذیل کے مقابلہ سے اس امر کی پوری تشریح ہوجائے گی۔

۴ الف کپاس کے ۱۰ میل لمبے دھاگے کا وزن ایک پونڈ ہوتا ہے۔ برعکس اس کے چونکہ عام دیسی کپاس کا ریشہ موٹا ہوتا ہے۔ اس لئے صرف ۲½ میل لمبے دھاگے کا وزن ایک پونڈ ہوتا ہے۔

لیکن نئی جوبلی کپاس کا دھاگہ اس قدر باریک اور لمبا واقع ہوا ہے۔ کہ ایک پونڈ روئی سے ۸½ میل لمبا دھاگہ کاتا جاسکتا ہے۔ اس لئے مذکورہ بالا اعداد کو پیش نظر رکھتے ہوئے جوبلی کپاس کی فضیلت موجودہ دیسی اقسام کے مقابلہ میں صاف واضح ہوجائے گی۔

میسرز ای ڈی سیون مالکان کارخانہ پارچہ بافی بمبئی نے جوبلی کپاس کی روئی کی ایک گانٹھ سے کپڑا بنا تھا۔ انہوں نے پارچہ بافی کے دوران میں اس کو بالکل اپنے معیار پر ٹھیک پاکر نہائت اعلےٰ اور تسلی بخش رائے کا اظہار کیا ہے۔ اور ساتھ ہی اس امر کی پیشگوئی بھی کی ہے۔ کہ اگر یہ کپاس زیادہ مقدار میں دستیاب ہوسکے۔ تو اس کی بہت بڑی مانگ ہوگی۔

زراعتی تجربات مثلاً اوقات آبپاشی کھاد کا استعمال وغیرہ اور نباتاتی نشوونما کی دیکھ بھال مسلسل تحقیقی تجربات کے عنوان کے تحت میں آتے ہیں۔ اس لئے دس سال کی قلیل مدت ایسے وسیع کام کے لئے جس سے صحیح نتائج نکالے جاسکیں۔ بہت تھوڑی ہے۔ تاہم نہائت قیمتی معلومات حاصل ہوچکی ہیں۔ جو صاحب ڈائرکٹر زراعت لاہور یا کاٹن ریسرچ باٹنسٹ لائل پور کے دفتر سے مل سکتی ہیں۔

محکمہ اطلاعات پنجاب

ساہووالہ ضلع سیالکوٹ کے احمدیوں پر ظلم

ہم دو بھائی یہاں احمدی ہیں۔ ایک مولوی بنبانوالہ سے آتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بہت کچھ درشت کلامی کرتا ہے اور لوگوں کو اشتعال دلاتا ہے۔ جس سے لوگوں میں جوش پیدا ہوگیا ہے۔ ۳۱ جولائی کو جمعہ کے دن اس مولوی نے تمام گاؤں والوں کو بلا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بدزبانی کی اور کہا کہ احمدیوں کا پورے طور سے بائیکاٹ کرو۔ حجام کو حجامت بنانے سے سقوں کو پانی بھرنے سے تنور والوں کو روٹی پکانے سے منع کردیا۔ اور اب سب لوگوں نے ہم سے بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ اور ہمیں مزید تنگ کرنے کے متعلق منصوبے کئے جارہے ہیں۔ لہذا ہم حکام بالا کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ فتنہ پردازوں کا انتظام کریں۔ کیونکہ جاہل طبقہ بہت زیادہ مشتعل ہے۔ اور ہمیں اپنی جانوں اور اموال کے نقصان کا خطرہ ہے۔ خاکسار۔ ملک فیروز الدین ساہووالہ ضلع سیالکوٹ

رپورٹ تبلیغی انصاراللہ بابت ماہ جون ۱۹۳۶ء

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد انصار اللہ	تعلیمی اجلاس	حاضری	دیہات زیر تبلیغ	تبلیغ کرنیوالے انصار اللہ	افراد زیر تبلیغ	جلسے مناظرے	تعداد وفود	لٹریچر	بیعت
۱	اٹھوال	۲۰	۱	۱۶	۷	۱۲	۶۱۱	۱	۲	۳	۰
۲	ادرحمہ	۲۵	۴	۲۵	۹	۲۵	۴۲۰	۱	۵	۱۲	۱
۳	اکھنور	۹	۲	۹	۳	۹	۲	-	۲	۰	۴
۴	احمدی پورہ	۶	۱	۶	۵	۱۰	۶۵	۱	۰	۰	۰
۵	پان پور	۳	۱	۳	۴	۲	۱۳	۱۲	۰	۰	۰
۶	جہلم	۱۱	۴	۸	۱	۹	۴	۲	۰	۰	-
۷	جام	۷	۲	۷	-	۴	۸	۱	۰	۰	۱
۸	چک نمبر ۱۰۲	۵	۲	۳	۳	۳	۱۳۶	۲	-	۱۳	۰
۹	چک چھور ۱۱۷	۴	۰	۰	۰	۰	۰	۳	۰	۰	۰
۱۰	ریٹیال	۸	۰	۵	۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۱	سڑوعہ	۲۷	۲	۱۰	۳	۰	۲۸۰	۰	۰	۰	۰
۱۲	سنگرور	۸	۰	۰	-	۱	-	۰	۰	۰	۰
۱۳	دھنی دیو	۱۴	۴	۱۱		۳	۳	۰	۰	۲	۰
۱۴	دھرم کوٹ بگہ	۱۶	۰	۰	۰	۱۶	۳	۰	۰	۰	-
۱۵	راجوری	۱۹	۱	۱۱	۵	۱۹	۳۶	۰	۰	۰	۰
۱۶	گنج مغل پورہ	۱۵	۲	۱۴	۶	۱۳	۷۵	۳	۴	۲۵	:
۱۷	گوکھووال	۱۱	۳	۷	۲	۸	۶	۱	۱	۰	۰
۱۸	لدرون	۴	۲	۴	۴	۱	۲۱	۰	۲	۲۵	۰
۱۹	کلکتہ	۱۰	۱۴ درس	۷	۰	۱۰	۰	۱	۰	۲۸	۱
۲۰	نوشہرہ	۶	۲	۰	۰	۲	۲	۰	۳	۴۲	۰
۲۱	وزیرآباد	۱۰	۰	۰	۱	۶	۱۲۵	۰	-	۰	-
	میزان ۵۱	۲۴۸	۴۷	۱۴۶	۵۷	۱۵۳	۱۸۱۰	۱۷	۱۶	۱۲۷	۷

جنرل سکرٹری انصار اللہ

غیر احمدی حضرت مسیح موعود اور مہدی مسعود کے منکر کو کیا سمجھتے ہیں

آج اتفاق سے اخبار حق مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۳۶ء نظر سے گزرا۔ اس پرچہ میں صفحہ ۵ کالم ۴ پر مجھ سے یہ سوال کیا گیا ہے۔ کہ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے منکرین کو مسلمان سمجھتا ہوں یا نہیں۔ یہ سوال دیکھ کر مجھ کو تعجب ہوا اور کئی لحاظ سے تعجب ہوا۔ اول تو مستفسر صاحب نے باوجودیکہ میری اخلاقی جرأت کی تعریف کی ہے۔ لیکن پھر بھی میرے اس فعل سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ اور پس پردہ رہ کر سوال کیا ہے۔ اگر وہ اپنا نام لکھتے تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میں ان کے پیچھے ڈنڈا لے کر نہ دوڑتا۔ پھر مجھ سے کہا جاتا ہے اور مجھ سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ میں جواب دوں۔ لیکن ایک ٹکے کا اخبار میرے پاس بھیجا نہیں جاتا۔ اور مجھ سے امید کی جاتی ہے۔ میں دنیا جہان کے اخبارات کو پڑھوں اور جواب دوں۔ ان سب باتوں سے یہ ظاہر ہے کہ سوال لکھتے وقت مستفسر صاحب کی یہ نیت ہی نہ تھی۔ کہ اس کا جواب چھپے بلکہ صرف یہ نیت تھی۔ کہ احمدیوں کے بارے میں غلط فہمی پیدا ہو۔

اب مستفسر صاحب اپنے سوال کا جواب سنیں:۔

جیسا کہ میں غیر احمدی کی نماز جنازہ کے بارے میں عرض کر چکا ہوں اسی کو اب دوہراتا ہوں۔ کہ میرا اور آپ کا اختلاف اس مسئلہ میں نہیں ہے۔ کہ مسیح موعود اور مہدی مسعود کے منکر مسلمان ہیں یا نہیں بلکہ اختلاف اس امر میں ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود اور مہدی ہیں یا نہیں۔

آپ کو دُور جانے کی ضرورت نہیں تھی۔ گولہ گنج سے (جس حالت میں کہ مستفسر صاحب نے اپنا نام و پتہ نہیں تحریر فرمایا ہے۔ تو میرا حق ہے کہ میں آپ کا دولت خانہ مرشد آباد دیلیبی گولہ گنج خیال کروں) فرنگی محل بہت نزدیک ہے۔ آپ وہاں جائیں اور وہاں کے علماء میں سے جو حضرات احمدیت کی مخالفت میں سب سے زیادہ خالی ہوں۔ ان سے آپ دریافت کریں کہ آئندہ جب ان کے خیال کے مطابق امام مہدی اور مسیح موعود دنیا میں تشریف لائیں گے۔ اس وقت جو لوگ ان کے مخالف ہوں گے۔ وہ کس مد میں شمار کئے جائیں گے۔ جو جواب آپ کو ان علماء سے ملے وہی میرا جواب ہوگا۔ کیونکہ میرے عقیدہ کے مطابق اور ان دلائل حقہ و شواہد بینہ کے مطابق اور ان نشانات ارضی و سماوی کے مطابق جواب تک ظاہر ہو چکے ہیں۔ میرا یہ عقیدہ علی وجہ البصیرت ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب وہی مہدی ہیں۔ جن کے لئے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب وہ تشریف لائیں۔ تو ان کو میرا سلام پہنچانا اور جن امام مہدی کے لئے احادیث میں آیا ہے۔ وہ خلق اور خُلق میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوگا حضرت مرزا غلام احمد صاحب وہی مہدی ہیں۔ اور پھر جن مسیح کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یدفن معی فی قبری مرزا غلام احمد صاحب وہی مسیح موعود ہیں۔ غرضکہ جیسا کہ میں نے لکھا یا تھا۔ کہ احمدی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو اس لئے نہیں مانتے ہیں۔ کہ آپ پنجاب کے رئیس تھے یا جناب مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے فرزند تھے۔ بلکہ احمدی ان کو اس لئے مانتے ہیں۔ کہ آپ مہدی تھے مسیح تھے اور مسیح ہونے کی وجہ سے احادیث نبوی کے مطابق نبی اللہ تھے (حوالہ کے لئے صحیح مسلم ملاحظہ ہو) لیکن امتی نبی تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں زندگی بسر کرنے والے نبی تھے۔ امید ہے کہ یہ جواب آپ کے لئے کافی ہوگا۔

آپ نے مجھ سے تو یہ پوچھ لیا۔ کہ احمدیوں کے نزدیک غیر احمدی کیا ہیں لیکن اگر آپ حنفی ہیں۔ تو ذرا آپس ہی میں دریافت کر لیجئے۔ بریلوی حنفی۔ دیوبندی حنفیوں کو کیا سمجھتے ہیں اور دیوبندی حنفی بریلوی حنفیوں کو یا فرنگی محلی حنفیوں کو کیا سمجھتے ہیں۔ آپ کے یہاں تو ایک حنفی دوسرے حنفی کو مسلمان تک نہیں سمجھتا۔ اور بریلوی حنفیوں کو حرمین شریفین سے دیوبندی حنفیوں کے لئے فتاوے کفر لانا پڑے۔ خیر اس کو جانے دیجئے کیونکہ بریلوی حنفیوں اور دیوبندی حنفیوں میں تو کچھ اختلاف بھی ہیں۔ آپ حنفیوں کے فتاوے سے فرنگی محلی حنفیوں کا مسلمان ہونا ثابت کر دیں۔ تو پھر مجھ سے سوال کرنے کا آپ کو حق ہو جائے گا۔

امید ہے کہ یہ سطور آپ کے لئے کافی ہوں گی۔ اور آپ کو میری اخلاقی جرأت کا پھر دوسری مرتبہ اعتراف کرنا پڑے گا۔ آئندہ بشرط ضرورت آپ اس طرح پس پردہ رہ کر سوال نہ کریں گے۔ فقط

راقم محمد عثمان احمدی رحمت منزل احاطہ خان فقیر محمد خان لکھنؤ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۱۱ اگست۔ حکومت پنجاب نے مسجد شاہ چراغ کو جن شرائط کے ساتھ واگذار کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ ان کے متعلق ابھی تک انجمن اسلامیہ سے تصفیہ نہیں ہوا۔ معلوم ہوا ہے۔ انجمن مذکور نے فیصلہ کیا ہے کہ فی الحال مسجد کا قبضہ لے لیا جائے۔ اور شرائط کے متعلق گورنمنٹ کے ساتھ گفت و شنید کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔

بمبئی ۱۱ اگست۔ حکومت بمبئی کا ایک اعلان مظہر ہے کہ گورنر بمبئی نے موجودہ لیجسلیٹو کونسل کی میعاد میں ۳۱ مارچ ۱۹۳۷ء تک توسیع کر دی ہے۔

لاہور ۱۱ اگست۔ آج مسٹر خالد لطیف گابا ایم ایل اے کی درخواست ضمانت کے سلسلہ میں اپیل کا فیصلہ سشن جج نے سنایا اور حکم دیا کہ وہ پچیس پچیس ہزار کی دو ضمانتیں داخل کر کے رہا ہو سکتے ہیں۔

دہلی ۱۱ اگست۔ بلدیہ دہلی کے آئندہ اجلاس میں بلدیہ کے جملہ مدارس کے کل بارہ ہزار طلبا اور طالبات کو مفت دودھ مہیا کرنے کی تجویز پر غور کیا جائے گا۔ اگر بلدیہ نے یہ تجویز منظور کر لی۔ تو اسے ۱۴ ہزار روپیہ سالانہ خرچ برداشت کرنا پڑیگا۔

الجیریا ۱۱ اگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک الجیرین نے جو یورپین لباس میں ملبوس تھا۔ قسطنطنیہ کے مفتی پر فائر کر دیا۔ اور اسے مجروح کر کے فرار ہو گیا۔

بیت المقدس ۱۱ اگست۔ ایک برطانی ماہر پیدائش مسٹر وائٹ پر کسی نامعلوم عرب نے بندوق سے فائر کر دیا۔ زخموں کی تاب نہ لا کر وہ ہلاک ہو گیا۔

لکھنؤ ۱۱ اگست۔ یوپی کے دریاؤں میں پھر ہلاکت آفرین طغیانی آگئی ہے۔ بہرائچ کی ایک اطلاع سے پتہ چلتا ہے کہ گھاگرا اور راپتی میں شدید طغیانی آگئی ہے اور شہر میں ۲۰۰ کے قریب مکانات منہدم ہو گئے ہیں۔ ضلع بنارس کے ۴۰ گاؤں بالکل زیر آب ہو گئے ہیں۔

لاہور ۱۱ اگست۔ آج لاہور ہائی کورٹ میں مسٹر جسٹس کولڈ سٹریم اور مسٹر جسٹس دین محمد کے روبرو سید عنایت شاہ پرنٹر و پبلشر روزنامہ "سیاست" کے خلاف گورنمنٹ ایڈووکیٹ کی طرف سے توہین عدالت کے الزام میں ایک درخواست پیش ہوئی۔ جس میں بیان تھا کہ روزنامہ سیاست مورخہ ۷ جولائی میں ایک مضمون بعنوان "پیپلز بینک کے ریسیور کی بددماغی" شائع ہوا ہے۔ جس سے ہائی کورٹ کے کام کی توہین کی گئی ہے۔

کانپور ۱۱ اگست۔ آج شام کانپور کے ہندوؤں نے بھائی پرمانند کو پبلک جلسہ میں تقریر کرنے کی اجازت نہ دی اور ان سے مطالبہ کیا کہ ان کے اخبار میں کانگرسی عورتوں کے متعلق جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں انہیں واپس لے کر معافی مانگیں۔ بھائی جی نے معافی مانگنے سے انکار کر دیا۔ جلسہ میں بھائی جی کے خلاف مذمت کا رزولیوشن پاس کیا گیا

لنڈن ۱۱ اگست۔ گو جبل الطارق کے ہسپانوی حکام نے برطانی کشتی پر بمباری کئے جانے کے متعلق اظہار افسوس کیا ہے۔ اگرچہ اس کی ذمہ داری باغیوں کے تباہ کن جہاز پر عاید ہوتی ہے۔

پیرس ۱۱ اگست۔ فرانسیسی اخبارات نے فرانس سے طیاروں کی زبردست نقل و حرکت کی اطلاع شائع کی ہے۔ ایک اخبار لکھتا ہے کہ گذشتہ ہفتہ میں بیس طیارے بارسیلونا کو روانہ ہو چکے ہیں۔ ایک اور اخبار لکھتا ہے کہ فرینکسٹرل سے چھ بڑے جنگی طیارے جن پر چار چار مشین گنیں نصب تھیں روانہ ہو چکے ہیں۔ ان طیاروں کی منزل مقصود معلوم نہیں۔ چوبیس گھنٹے پہلے اس مستقر سے آٹھ طیارے روانہ ہو چکے ہیں۔

برلن ۱۱ اگست۔ حکومت کا ایک اعلان مظہر ہے کہ جرمنی کے جن طیاروں سے جرمن پناہ گزینوں کو میڈرڈ سے منتقل کرنے کا کام لیا جا رہا تھا حکومت ہسپانیہ نے انہیں ضبط کر لیا ہے اس اعلان میں یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ ہسپانیہ کو جرمنی کی دو مزید تارپیڈو کشتیوں کا بھیجنا ضروری ہو گیا ہے۔ تاکہ جرمن باشندوں کے جان و مال کی حفاظت کر سکیں

میڈرڈ ۱۱ اگست۔ سرکاری افواج برابر میڈرڈ کے علاقہ سے باغیوں کو نکالنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ سرکاری فوجوں نے باغیوں کو کئی میل تک پسپا کر دیا ہے۔ ایک پرتگالی اخباری نمائندے کا بیان ہے کہ سرکاری فوجوں نے باغیوں کو محصور کر رکھا ہے صرف وہ طیاروں کے ذریعہ ہی اپنی جانیں بچا کر بھاگ سکتے ہیں۔

سکندریہ ۱۱ اگست۔ معلوم ہوا ہے حکومت مصر اور برطانیہ کے نمائندوں کے درمیان امتیازات کے متعلق دفعہ پر کامل اتفاق ہو گیا ہے۔ عنقریب ایک اجلاس ہوگا جس میں معاہدہ کی اس دفعہ پر فریقین کے دستخط ہو جائیں گے۔

رہتک ۱۱ اگست۔ پلول کے ڈاکٹر موشیار رام لال کو جس نے کچھ عرصہ ہوا۔ ایک گدھے کا نام احمد رکھ کر مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا تھا۔ ایک مسلمان نے قتل کر دیا ہے۔ اس مسلمان کو ڈاکٹر پر قاتلانہ حملہ کرنے کے سلسلہ میں قبل ازیں ۶ ماہ قید کی سزا ہوئی تھی۔ قید سے رہائی حاصل کرنے کے بعد اس نے اسے خنجر سے ہلاک کر دیا۔

مدراس ۱۱ اگست۔ مشہور کانگرسی لیڈر مسٹر راجگوپال آچاریہ نے کانگرس سے علیحدگی کا اعلان کر دیا ہے۔ اور تمام کانگرسی اداروں کی رکنیت سے مستعفی ہونے کے لئے نوٹس بھیج دئے ہیں۔ انہوں نے ایک بیان کے دوران میں کہا کہ جب کانگرسیوں میں کوئی ضبط نہیں۔ تو میں کانگرس میں رہ کر کیا کر سکتا ہوں۔

لاہور ۱۱ اگست۔ اخبار "سول" ۱۲ اگست رقمطراز ہے کہ ڈاکٹر محمد اقبال نے پنجاب مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کی صدارت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اور جمعرات کی صبح کو صورت حالات پر غور کرنے کے لئے بورڈ کا اجلاس بلایا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے استعفیٰ کی وجہ لیگ کے دو عنصر یعنی احرار اور یونینسٹ پارٹی کے باہمی اختلافات ہیں۔

لنڈن ۱۱ اگست۔ حکومت فرانس کی اس تجویز کے متعلق کہ ہسپانیہ کی خانہ جنگی کے بارہ میں تمام حکومتیں غیر جانبدارانہ طرز عمل پر قائم رہیں حکومت برطانیہ اور فرانس آپس میں متحد الخیال ہیں۔

امرتسر ۱۱ اگست۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۲ آنے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۳ آنے ۶ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱ آنہ چاندی دیسی ۴۹ روپے ۱۰ آنے ہے۔

لزبن ۱۱ اگست۔ ہسپانوی باغیوں کے جرنیل فرنیکو نے اعلان کیا ہے کہ اگر ہمیں فتح حاصل ہو گئی۔ تو ہسپانیہ میں اس طرز کی حکومت قائم کی جائے گی۔ جو پرتگال اطالیہ اور جرمنی میں ہے۔

ریوا ۱۱ اگست۔ ریاست ریوا میں ایک گاؤں سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں ایک میل کے رقبہ کے اندر بیک وقت سات مقامات پر بجلی گری۔ جس سے ۲ اشخاص ہلاک اور ۱۱ مجروح ہوئے۔

برلن ۱۱ اگست۔ ایک جرمن اخبار کا نامہ نگار متعینہ جبوتی لکھتا ہے کہ حبشہ پر اطالیہ کا ابھی پورا قبضہ نہیں ہوا۔ اطالوی حکومت صرف انہیں شہروں تک محدود ہے۔ جہاں اطالوی فوجیں مقیم ہیں ابھی چند دن ہوئے ایک قبائلی سردار نے اپنے آپ کو ایک صوبہ کا خود مختار بادشاہ ظاہر کر کے اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔ چونکہ اس وقت حبشہ میں سخت بارش ہو رہی ہے اس لئے اطالوی جرنیل نے قبائلی سرداروں کی سرکوبی کا کام ملتوی کر رکھا ہے۔

واشنگٹن ۱۱ اگست۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سفارتخانہ نے میڈرڈ میں مقیم تمام امریکن لوگوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ فوراً میڈرڈ سے باہر چلے جائیں۔

رنگون ۱۱ اگست۔ برما میں بھی سیلاب کی وجہ سے پیگو کے آگے ریلوے لائن کا بہت سا حصہ زیر آب ہے جس کے باعث گاڑیوں کی آمد و رفت بند ہے۔ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ سیلاب کا پانی چڑھ رہا ہے

کلکتہ ۱۱ اگست۔ آج کلکتہ کے ایکسچینج ریٹ حسب ذیل ہیں۔ لنڈن ایک روپیہ = ۱ شلنگ $5\frac{3}{32}$ پنس۔ پیرس ۱۰۰ روپیہ = ۵۷۰ فرانک۔ نیویارک ۱۰۰ ڈالر = $264\frac{1}{4}$ روپیہ۔ ٹوکیو ۱۰۰ ین = $77\frac{1}{2}$ روپے۔ برلن ۱۰۰ روپیہ = $92\frac{1}{2}$ مارک

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی